WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
20 جنوری 2026
TUESDAY
20 JANUARY - 2026

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | جلد: 16 | شمارہ نمبر: 16 | صفحات: 08 | قیمت: 02 روپے

محمد صلاح لیورپول واپسی کے لیے تیار
صفحہ 08

کرسٹیانو رونالڈو کی آمدن کا نیا عالمی ریکارڈ
صفحہ 08

جموں وکشمیر میں یکے بعد دیگرے2مغربی ہواؤں کی خلل اندازی

22 سے 28 جنوری تک بارش وبرفباری کا امکان

خشک موسم کا دورانیہ جاری، وادی میں بدستور سردی کی لہر، منفی 8.3 ڈگری کیساتھ سونہ مرگ سرد ترین جگہ

سرینگر،۱۹، جنوری /جے کے این ایس/ جموں و کشمیر کیا طراف واکناف میں خشک موسمی صورتحال کا طویل دورانیہ جاری رہنے کے بیچ بیشتر علاقوں میں شدید سردی کا سلسلہ برقرار ہے جبکہ وادی کشمیر میں شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے درج کیا گیا ہے۔ وادی کا معروف سیاحتی مقام سونہ مرگ سرد ترین مقام رہا، جہاں رات کا کم سے کم درجہ حرارت منفی 8.3 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ اس دوران موسمیاتی مرکز سری نگر نے پیر کو ایک موسمی ایڈوائزری جاری کی ہے جس میں 22 جنوری سے 28 جنوری 2026 تک جموں وکشمیر اور اس سے ملحقہ علاقوں میں 2 بیک ٹو بیک ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثرات کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے پیش گوئی کی کہ 23 اور 27 جنوری کے دوران وادی چناب اور جنوبی کشمیر کے اضلاع سمیت پیر پنجال رینج کے چند اضلاع پر شدید بارش وبرفباری کا امکان ہے جبکہ اس دوران تیز ہواؤں کیساتھ ساتھ خطرناک مقامات پر لینڈ/102

یوم جمہوریہ کی تقریبات:

پولیس سربراہ کی صدارت میں اعلیٰ سطحی میٹنگ

تقریبات کے پیش نظر حفاظتی انتظامات کا لیا جائزہ

سرینگر//19 جنوری//ایس این این//یوم جمہوریہ کی تقریبات کے پیش نظر جموں کشمیر پولیس کے سربراہ نلین پربھات نے سرینگر میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس دوران انہوں نے انتظامات کا جائزہ لیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نلین پربھات نے یوم جمہوریہ 2026 کی تقریبات کی تیاریوں کے سلسلے میں پولیس کنٹرول روم کشمیر کے کانفرنس ہال میں ایک سیکورٹی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں جموں وکشمیر پولیس، انٹیلی جنس ایجنسیوں، فوج، سی آر پی ایف سمیت اسپیشل ڈی جی کارڈینیشن، آئی جی پی، آئی جی بی ایس ایف ایف ٹی آر کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے آغاز میں شریک افسران نے ڈی جی پی کو انٹیلی جنس معلومات، حفاظتی اقدامات اور تیاری کے منصوبوں کے بارے میں/103

یوم جمہوریہ کی تقریبات کیلئے تمام انتظامات مکمل (صوبائی کمشنر کشمیر)

سرینگر// 19 جنوری // ایس این این // انتظامیہ کی طرف سے سرینگر میں یوم جمہوریہ کی تقریبات کیلئے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں کی بات کرتے ہوئے صوبائی کمشنر کشمیر انشول گرگ نے کہا کہ سرینگر سمارٹ سٹی مشن کے تحت ایک اہم شہری تبدیلی کا مشاہدہ کر رہا ہے، جس میں بنیادی ڈھانچے اور عوامی خدمات کے بڑے منصوبے یوم جمہوریہ کی تقریبات سے قبل تکمیل کے قریب ہیں۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق سمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت امیرا کدل سرینگر میں تعمیر کیے گئے نئے پل کا جائزہ لیتے ہوئے میڈیا نمائندوں سے بات کرنے کے دوران صوبائی کمشنر کشمیر انشول گرگ نے کہا کہ انتظامیہ/101

جموں وکشمیر سمیت 5 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے

لیفٹننٹ گورنروں یا منتظمین اعلیٰ کو اختیارات تفویض

ادویات اور جادوئی علاج ایکٹ 1954 کے تحت کارروائی کا اختیار

سرینگر،۱۹، جنوری /جے کے این ایس/ ایک غیر معمولی اقدام کے تحت مرکزی حکومت نے مرکز نے جموں وکشمیر سمیت 5 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیفٹننٹ گورنروں یا منتظمین اعلیٰ کو 'ڈرگ اینڈ میجک ریمیڈیز ایکٹ' یعنی ادویات اور جادوئی علاج ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے کا اختیار دیا ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق جموں وکشمیر سمیت 5 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیفٹیننٹ گورنروں یا منتظمین اعلیٰ کو اب یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ افسران کو کسی بھی احاطے کی تلاشی لینے یا کینسر اور ذیابیطس جیسی بعض بیماریوں کے علاج کیلئے جادوئی خصوصیات اور علاج کا دعویٰ کرنے والے گمراہ کن اشتہارات سے متعلق کسی بھی ریکارڈ کو ضبط کرنے کا اختیار دیں۔ مرکزی وزارت داخلہ کے ذریعہ حال ہی میں گیزٹ میں/104

صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے میں نجی سرمایہ کاری پائیدار ترقی کیلئے لائف لائن

صحت ایک مستحکم متحرک اور خوشحال معاشرے کی تعمیر کی بنیاد

شعبے میں صنعتی رہنماؤں کو لچکدار معاشرے کی تشکیل کیلئے عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے پر توجہ دینی چاہیے/منوج سنہا

سرینگر// 19 جنوری // ایس این این //صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے میں نجی سرمایہ کاری پائیدار قومی ترقی اور معاشرے کیلئے لائف لائن کی بنیاد ہے کی بات کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ صحت کی دیکھ/106

گنڈبل سانحہ: دوسال کے طویل انتظار کے بعد

لاپتہ آخری شہری کی نعش برآمد

علاقہ کی فضا پھر سے سوگوار، ہر آنکھ نم ہر دل رنجیدہ

سرینگر// 19 جنوری //ایس این این//دو سال سے زیادہ طویل اور تکلیف دہ انتظار کے بعد گنڈ بل سانحہ میں لاپتہ آخری شہری شوکت احمد شیخ کی نعش جہلم سے برآمد کرلی گئی۔ نعش کی بازیابی کے ساتھ ہی علاقے میں طویل تلاشی آپریشن ختم ہوگیا جبکہ فضا بھی سوگوار دیکھنے کو ملی۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق سرینگر کے گنڈ بل علاقے میں دو سال قبل دریائے جہلم میں کشتی الٹ جانے کے واقعہ میں کئی اسکولی بچوں سمیت آٹھ افراد جاں بحق ہوگئے تھے جن میں سے ایک کی نعش ملنی باقی تھی۔ شوکت احمد شیخ نامی مقامی شہری جو کشتی چلا رہا تھا بھی ان تمام افراد کے ساتھ دریائے جہلم میں ڈوب گیا تھا جو اس کشتی میں سوار تھے۔ اگرچہ کشتی ڈوب جانے کے بعد دریائے جہلم میں بازیابی آپریشن شروع کردیا گیا تاہم سات افراد کی نعشیں مل گئی تھی اور آٹھویں شہری شوکت احمد شیخ کی نعش نہیں ملی۔ سانحہ کے فوراً بعد مارکوس کے ایلیٹ غوطہ خوروں نے ایس ڈی/107

اودھمپور میں 16ویں قومی یوم رائے دہندگان کی تقریبات کے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی

اودھمپور//انفور//ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر اودھمپور جگل کشور نے 16ویں قومی یوم رائے دہندگان 2026 کی تقریبات، جس کا موضوع 'میرا بھارت، میرا ووٹ' اور نعرہ 'بھارتی جمہوریت کے قلب میں' ہے، کے انتظامات کا جائزہ لینے اور انہیں حتمی شکل دینے کے لئے مختلف محکموں کے افسران کی ایک میٹنگ طلب کی۔ میٹنگ میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر بابو پردیپ کمار، ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر نیرج بھارگو، ای آر اوز، اے ای آر اوز اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی/108

کشتواڑ ضلع کے بالائی جنگلی علاقوں میں دہشت گردوں کی تلاش کیلئے وسیع علاقے کا محاصرہ

فوجی ہیلی کاپٹروں اور ڈرونز کی نگرانی میں فورسز اہلکار سریع الحرکت

اتوار کی شام انکاؤنٹر میں زخمی 8 اہلکاروں میں شامل فوج کا حوالدار جاں بحق: وائٹ نائٹ کور

سرینگر،۱۹، جنوری /جے کے این ایس/ حکام نے بتایا کہ فوج کا ایک پیرا ملٹری (چھاتہ بردار) اہلکار، جو اتوار کو دیر رات دیگر 7 ساتھی اہلکاروں کے ہمراہ، دہشت گردوں کیساتھ گولی باری میں شدید طور پر زخمی ہوا تھا، زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، اس دوران ضلع کے بالائی علاقوں میں چھپے ہوئے دہشت گردوں کا پتہ لگانے کیلئے بڑے پیمانے پر تلاشی مہم پیر کو دوسرے دن میں داخل ہوگئی۔ حکام نے بتایا کہ ایک رات کے وقفے کے بعد، سیکورٹی فورسز نے پیر کو اپنی تلاشی مہم دوبارہ شروع کی تاکہ جموں وکشمیر کے کشتواڑ ضلع کے بالائی علاقوں میں چھپے ہوئے دہشت گردوں کا پتہ لگایا جاسکے۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق یہ آپریشن اتوار کو چتروبیلٹ میں مندرال سنگھ پورہ کے قریب سونار گاؤں میں شروع کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں ایک گولی باری ہوئی جس میں 8 فوجی اہلکار زخمی ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ بنیادی طور پر چھپے ہوئے دہشت گردوں کی طرف سے اچانک دستی بم کے حملے کی وجہ سے سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں کو چوٹیں لگیں۔ حکام نے بتایا کہ آپریشن کو اتوار کی رات دیر گئے اس مشکل علاقے میں معطل کر دیا گیا تھا جس میں گھنے جنگل اور کھڑی ڈھلوانوں کی وجہ سے مرئیت اور نقل و حرکت محدود ہو گئی تھی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ فوج، پولیس اور نیم فوجی دستوں کی متعدد ٹیمیں، جنہیں ڈرونز اور سونگھنے والے کتوں کی مدد حاصل ہے، علاقے کو گھیرے میں لے رہے ہیں اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ حکام نے بتایا کہ 2 سے 3 دہشت گردوں کا ایک گروپ جو مبینہ طور پر پاکستان میں مقیم جیش محمد سے وابستہ ہے، خیال کیا جاتا ہے کہ وہ علاقے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ پیر کو آپریشن دن کی پہلی روشنی کیساتھ دوبارہ شروع ہوا اور آخری اطلاعات موصول ہونے/110

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات

جموں وکشمیر سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال

بیرون ریاستوں میں کشمیری تاجروں وطلبہ پر حملوں اور آئندہ بجٹ پر بھی بات چیت

سرینگر،۱۹، جنوری /جے کے این ایس/ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کو مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات کی تاکہ مرکز کے زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ جے کے این ایس کے مطابق ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر اعلیٰ کے دفتر نے کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج (پیر کے روز) نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات کی۔ پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے وزیر داخلہ امت شاہ کے ساتھ جموں وکشمیر سے متعلق کئی مسائل اور معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ ایک اور میڈیا رپورٹ کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو یہاں جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی جہاں دونوں رہنماؤں نے مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے متعلق جاری کردہ مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں لیڈروں نے جموں وکشمیر کے شہریوں بالخصوص تاجروں اور طلباء پر/109

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

اسرائیل کیسے عالمی عدالت جرائم کی جاسوسی کرتا رہا؟

ظلم کا شکار فلسطینی

یواف گیلنٹ

یوسی کوہن

تحریر۔۔۔
سید عاصم محمود

یہ انیس مئی **2024**ء کی بات ہے، عالمی عدالت جرائم (**CourtCriminalInternational**) کے چیف پراسیکوٹر، کریم خان نے اعلان کیا کہ وہ اسرائیلی وزیراعظم، بنجمن نیتن یاہو اور اسرائیل کے وزیر دفاع، یواف گیلنٹ کے خلاف عدالت سے بین الاقوامی وارنٹ گرفتاری طلب کر رہے ہیں۔

ان دونوں پر الزام ہے: ''وہ غزہ کی حالیہ جنگ میں فلسطینیوں کی نسل کشی میں ملوث رہے۔ بھوک کو جنگی ہتھیار کی حیثیت سے استعمال کیا۔ عام آدمی تک اشیائے رسد نہیں پہنچنے دیں اور دانستہ شہریوں کو نشانہ بنایا۔'' حماس کے لیڈروں کے خلاف بھی وارنٹ طلب کیے گئے۔ اس موقع پہ عالمی عدالت کے چیف پراسیکوٹر نے میڈیا کو بتایا: ''میں یہ بات کھل کر کہہ رہا ہوں کہ عالمی عدالت جرائم کے اہلکاروں کی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنے، دھمکانے یا غلط طریقے سے اثر انداز ہونے کی تمام کوششیں فوری طور پر بند کی جائیں۔''

اس وقت دانش وروں اور ماہرین کی سمجھ میں نہیں آیا کہ عالمی عدالت کے سرکردہ رکن اور نامور ماہر قانون نے کس فرد یا طاقت کی طرف اشارہ کر کے اسے خبردار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر بعد ازاں ممتاز برطانوی اخبار، گارڈین اور دو اسرائیلی رسائل، پلس نوسو بہتر (**972+**) اور لوکل کال (**CallLocal**) کے محققوں کی چھان بین سے انکشاف ہوا کہ عالمی عدالت جرائم کے چیف پراسیکوٹر، کریم خان کا اشارہ اسرائیلی حکومت کی طرف تھا۔ یہ واضح رہے، عالمی عدالت جرائم کے آئین میں درج ہے کہ اگر کسی فرد یا ریاست نے ادارے کے کام میں رکاوٹ ڈالی تو یہ عمل جرم کہلائے گا۔ اور جرم پر اس پہ مقدمہ چل سکتا ہے۔ اسی لیے کریم خان نے اپنی پریس کانفرنس میں میڈیا کو مزید کہا تھا: ''اگر عالمی عدالت جرائم کے خلاف سرگرمیاں جاری رہیں تو میرا دفتر قانونی کارروائی شروع کرنے میں دیر نہیں لگائے گا۔''

مذموم خفیہ مہم

اب گارڈین اور اسرائیلی میگزینوں کے محققین کی تفتیش سے انکشاف ہوا ہے کہ اسرائیل نے پچھلے ایک عشرے سے عالمی عدالت جرائم کے خلاف ایک خفیہ مہم چلا رکھی ہے۔ اسرائیلی حکمران طبقے کے حکم پر اسرائیل کی خفیہ ایجنسیاں عالمی عدالت کے ججوں اور وکلا کی نگرانی و جاسوسی کرتی ہیں۔ ان کی کالیں سنی اور ریکارڈ کی جاتی ہیں۔ یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کے کردار کی کوئی خامی ہاتھ لگ جائے تا کہ اس کی بنیاد پہ انھیں بلیک میل کیا جا سکے۔ عملے کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ ترغیب و تحریص سے بھی کام لیا جاتا ہے۔

عالمی عدالت جرائم کے خلاف یہ خفیہ مہم چلانے کا مقصد یہ تھا کہ ادارہ اسرائیل کے جنگی جرائم کی تفتیش نہ کرے۔ اسرائیل کے خلاف جو انکوائریاں چل رہی ہیں، وہ کامیاب نہ ہوں اور پٹڑی سے اتر جائیں۔ اسرائیلی حکمران طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری نہ ہو سکیں۔ یوں اسرائیلی حکومت کھل کر فلسطینیوں پہ مظالم ڈھاتا جاری رکھے اور قانون و اخلاقیات کی دھجیاں اڑاتی رہے۔ اسرائیلی حکمران طبقہ یہ چاہتا ہے کہ وہ دن دیہاڑے اہل فلسطین کی نسل کشی کرتا رہے اور دنیا والے خاموش رہیں۔ اس حکمت عملی میں وہ امریکا کی بھرپور حمایت کے باعث کامیاب رہا ہے۔ لیکن کریم خان جیسے لوگ کبھی کبھی اسے یاد دلا دیتے ہیں کہ اسرائیل کوئی ڈکیٹر یا سپر پاور نہیں اور اسے بھی قانون و اخلاق کے دائرے میں رہ کر کام کرنا چاہیے۔

تحقیق سے افشا ہوا کہ اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں نے جدید ترین آلات کی مدد سے کریم خان، ان سے پہلے کے چیف پراسیکیوٹروں اور عالمی عدالت جرائم کے دیگر اعلیٰ عہدے داروں کی پیغام رسانی تک رسائی حاصل کر لی۔ یوں ان کی ٹیلی فون یا موبائل کالیں سنی جانے لگیں۔ ان کی ای میلوں تک بھی رسائی ہو گئی۔ ان کے کمپیوٹروں میں داخل ہو کر اسرائیلی عدالت کی خفیہ دستاویز بھی پڑھنے لگے۔ غرض ان کی دسترس سے عالمی ادارے کا کوئی رکن محفوظ نہیں رہا۔

اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں نے غزہ میں جنگ چھڑنے کے بعد عالمی عدالت جرائم کے عملے کی سخت نگرانی شروع کر دی تھی۔ اسی لیے اسرائیل کے وزیراعظم، بنجمن نیتن یاہو کو چیف پراسیکیوٹر کے ارادوں کی پیشگی معلومات مل گئیں۔ اس کے مندرجات سے واقف ایک ذریعے کے مطابق کریم خان جلد از جلد اسرائیلیوں کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ طلب کرنا چاہتے تھے لیکن ''امریکہ کے زبردست دباؤ'' میں تھے۔ امریکی حکومت نہیں چاہتی تھی کہ یہ وارنٹ طلب کیے جائیں۔

افریقی مملکت، گیمبیا کی ماہر قانون، فاتو بنسودا **2012**ء تا جون **2021**ء عالمی عدالت جرائم کی چیف پراسیکیوٹر رہی ہیں۔ انھوں نے ہی **2021**ء میں سب سے پہلے اسرائیل کی قانون و اخلاق مخالف سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا تھا۔ برطانوی و اسرائیلی چھان بین سے انکشاف ہوا کہ اسرائیلی خفیہ ایجنسیاں فاتو صاحبہ کے خلاف بھی بہت سرگرم رہیں اور ان کی خوب جاسوسی کی گئی۔ آج کل فاتو بنسودا برطانیہ میں گیمبیا کی سفیر ہیں۔ انہی کی کوششوں اور عمیق تحقیق سے عالمی عدالت اس قابل ہوئی کہ اسرائیلی لیڈروں کے خلاف وارنٹ گرفتاری طلب کر سکے۔

واردات کا طریق کار

برطانوی و اسرائیلی دانشوروں کو تحقیق سے یہ بھی پتا چلا کہ وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو عالمی عدالت جرائم کے خلاف جاری آپریشنوں میں ذاتی دلچسپی لیتا تھا۔ بلکہ وہ ''جنون'' کی حد تک اس کیس سے منسلک ہو گیا تھا۔ وہ اکثر اپنی انٹیلی جنس ایجنسیوں سے اس کیس کا اپ ڈیٹ لیتا۔ اس کیس کی نگرانی اسرائیل کے قومی سلامتی مشیر کر رہے تھے۔ جبکہ اس خفیہ کیس پر اسرائیل کی ایلیٹ انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ایجنٹ مامور تھے جن میں ریاستی سپائی ایجنسی، شین بیت (**BetShin**)، اسرائیلی فوج کا انٹیلی جنس ڈائرکٹوریٹ، امان (**Aman**) اور سائبر انٹیلی جنس ڈویژن، یونٹ 8200 (**8200Unit**) نمایاں ہیں۔ اس خفیہ آپریشن سے جو معلومات حاصل ہوتیں، وہ انصاف، خارجہ اور تزویراتی امور کی وزارتوں کو ارسال کر دی جاتیں۔

فاتو بنسودا کے خلاف خفیہ آپریشن تو ذاتی طور پر نیتن یاہو کا قریبی ساتھی، یوسی کوہن (**CohenYossi**) چلا رہا تھا، جو اس وقت اسرائیل کی بیرون ملک جاسوس جنس ایجنسی، موساد کے ڈائریکٹر تھا۔ ایک مرحلے پر موساد کے سربراہ نے ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو کے اس وقت کے صدر جوزف کبیلا کی مدد بھی لی تا کہ فاتو صاحبہ پہ اپنی باتیں منوانے کے سلسلے میں دباؤ ڈالا جا سکے۔

گارڈین اور اسرائیلی رسائل کی مشترکہ تحقیقات کے دوران دو درجن سے زائد موجودہ اور سابق اسرائیلی انٹیلی جنس افسران اور حکومتی عہدیداروں، عالمی عدالت جرائم کی سینئر شخصیات، سفارت کاروں اور آئی سی سی کیس سے واقف وکیلوں کے انٹرویو کیے گئے۔ گارڈین کے رابطے پر عالمی عدالت جرائم کے ترجمان نے کہا ''وہ عدالت کے خلاف متعدد قومی ایجنسیوں کی جانب سے انٹیلی جنس جمع کرنے کی فعال سرگرمیوں سے آگاہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آئی سی سی اس طرح کی سرگرمی کے خلاف مسلسل جوابی اقدامات کر رہا ہے۔''

اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر کے ترجمان نے کہا: ''ہمیں جو سوالات بھیجے گئے ہیں وہ بہت سے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات سے بھرے ہیں۔ ان کا مقصد اسرائیل کی ریاست کو نقصان پہنچانا ہے۔'' ایک فوجی ترجمان نے مزید کہا: ''آئی ڈی ایف (اسرائیل کی دفاعی افواج) نے عالمی عدالت جرائم کے خلاف نگرانی یا دیگر انٹیلی جنس کارروائیاں نہیں کیں اور نہ ہی کرتی ہیں۔'' یہ واضح رہے، عالمی عدالت جرائم ۲۰۰۲ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جو افراد جنگی جرائم میں ملوث ہوں، ان پر مقدمہ چلایا جا سکے۔ یہ عدالت کسی بھی فرد پہ مقدمہ چلا سکتی ہے۔ اس کا صدر دفتر، ہیگ، ہالینڈ میں واقع ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے ادارے، عالمی عدالت انصاف سے الگ ادارہ ہے جو دو ممالک کے مابین اختلافات کا تصفیہ کرتا ہے۔

جنگی جرائم کے الزامات

نیتن یاہو اور ان کے وزیر دفاع کے خلاف وارنٹ طلب کرنے کا فیصلہ تاریخی ہے۔ کیونکہ یہ پہلا موقع ہے کہ عالمی عدالت جرائم کے پراسیکیوٹر نے مغربی ممالک کے ایک قریبی اتحادی، اسرائیل کے رہنما کے خلاف وارنٹ گرفتاری طلب کیے۔

انسانیت کے خلاف جو جرائم کریم خان نے نیتن یاہو اور یواف گیلنٹ کے خلاف بیان کیے ہیں، ان سب کا تعلق غزہ میں اسرائیل کی آٹھ ماہ سے جاری جنگ سے ہے، جس میں علاقے کی ہیلتھ اتھارٹی کے مطابق سینتیس ہزار سے زیادہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی حکمران طبقے کے خلاف کیس بنانے میں ایک دہائی گزر گئی ہے۔ اس دوران گرفتاری وارنٹ جاری ہونے کے امکان پر اسرائیلی حکام کے درمیان خطرہ جنم لیتا رہا کیونکہ اگر عالمی عدالت جرائم نے یہ وارنٹ جاری کر دیے تو ملزم اسرائیلی عدالت کے **124** رکن ممالک میں سے کسی کا سفر نہیں کر سکیں گے۔ وہاں پہنچتے ہی انھیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ امریکا بھی پہلے اس عدالت کا رکن تھا مگر جب اس نے اسرائیل کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کیا تو امریکی صدر، ٹرمپ نے رکنیت منقطع کر دی۔

دنیا کے ایک سو چوبیس ممالک میں گرفتاری کے خوف ہی نے اسرائیلی حکمران طبقے کو اکسا دیا کہ وہ عالمی عدالت جرائم کے خلاف زوردار خفیہ جنگ چھیڑ دے۔ اس جنگ کا مقصد یہی ہے کہ عدالت اسرائیلی لیڈروں کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری نہ کر سکے۔ اس جنگ میں اسرائیل کی ''پوری فوجی اور سیاسی اسٹیبلشمنٹ'' عالمی عدالت کے خلاف صف بستہ ہے۔

مہم کا آغاز

اس ''جنگ'' کا آغاز جنوری **2015**ء میں ہوا، جب اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ فلسطین کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے بطور ریاست تسلیم کرنے کے بعد اسے عالمی عدالت جرائم کے رکن ممالک کی فہرست میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس الحاق کو اسرائیلی حکام نے ''سفارتی دہشت گردی'' کی ایک شکل قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی تھی۔ اسرائیل کی عالمی عدالت جرائم کے خلاف جاری مہم سے واقف ایک سابق اسرائیلی دفاعی اہلکار نے بتایا کہ عدالت میں فلسطین شمولیت کو ''سرخ لکیر عبور کرنے کے طور پر سمجھا گیا'' اور ''شاید فلسطینی اتھارٹی کی طرف سے اٹھایا گیا سب سے زیادہ جارحانہ سفارتی اقدام، جو مغربی کنارے پر حکومت کرتی ہے۔'' ''اقوام متحدہ میں ایک ریاست کے طور پر تسلیم کیے جانے سے اسرائیلی حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑا'' اس نے مزید کہا ''لیکن عالمی عدالت جرائم دانت رکھنے والا ایک طریقہ کار ہے۔''

سامنے دی گئی دھمکی

عالمی عدالت جرائم کی چیف پراسیکوٹر، فاتو بنسودا کے لیے عدالت سے فلسطین کے الحاق فیصلہ ایک اہم فیصلہ لے کر آیا۔ عدالت قائم کرنے والے معاہدے کے تحت وہ اپنے دائرہ اختیار کو صرف رکن ممالک کے اندر یا ان ریاستوں کے شہریوں کے ذریعے ہونے والے جرائم پر استعمال کر سکتی ہے۔ امریکہ، روس اور چین کی طرح اسرائیل بھی اس کا رکن نہیں۔ تاہم فلسطین کی جانب سے عالمی عدالت جرائم کے رکن کی حیثیت سے قبولیت کے بعد مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں کسی بھی ریاست کے افراد کے ذریعے کیے جانے والے مبینہ جنگی جرائم اب فاتو بنسودا کے دائرہ اختیار میں آ گئے۔

16 جنوری **2015**ء کو، فلسطین میں شمولیت کے چند ہفتوں کے اندر فاتو بنسودا نے ایک ابتدائی مقدمہ شروع کیا جسے عدالت کی قانونی حیثیت میں ''فلسطین کی صورت حال'' کہا جاتا ہے۔ اگلے مہینے دو آدمی جو پراسیکیوٹر کا نجی پتا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے، دی ہیگ میں ان کے گھر آئے۔ واقعے سے واقف ذرائع نے بتایا کہ ان افراد نے پہنچنے پر اپنی شناخت ظاہر کرنے سے انکار کر دیا، لیکن کہا کہ وہ ایک نامعلوم جرمن خاتون کی جانب سے فاتو بنسودا کو ایک خط دینا چاہتے تھے جو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔ اس لفافے میں سیکڑوں ڈالر نقد اور اسرائیلی فون نمبر والا ایک نوٹ تھا۔

واقعے کے بارے میں عالمی عدالت جرائم کی جائزہ رپورٹ کی معلومات رکھنے والے ذرائع نے بتایا کہ اگرچہ مردوں کی شناخت کرنا یا ان کے مقاصد کو مکمل طور پر معلوم کرنا مشکل تھا، لیکن یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اسرائیل پراسیکیوٹر کو یہ اشارہ دے رہا تھا کہ وہ جانتا ہے، وہ کہاں رہتی ہے۔ عالمی عدالت نے واقعے کی اطلاع ولندیزی حکام کو دی اور فاتو بنسودا کے گھر پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرتے ہوئے اضافی حفاظتی انتظامات کر دیے۔

فلسطینی علاقوں میں عالمی عدالت جرائم کی ابتدائی انکوائری ان حقائق کی کھوج کی متعدد مشقوں میں سے ایک تھی جو عدالت تب ممکنہ مکمل تحقیقات کے پیش خیمہ کے طور پر کر رہی تھی۔ پراسیکیوٹر کے دفتر کے اہلکاروں کا خیال تھا کہ عدالت جاسوسی کی سرگرمیوں کے خطرے سے دوچار ہے۔ لہٰذا انھوں نے خفیہ پوچھ گچھ سے بچاؤ کے لیے انسداد نگرانی کے اقدامات متعارف کرا دیے۔

اب پتا چلا ہے کہ اسرائیل میں وزیراعظم کی قومی سلامتی کونسل (این ایس سی) نے اپنی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو عالمی عدالت اور فاتو صاحبہ کے خلاف متحرک کیا تھا۔ نیتن یاہو، کچھ جرنیلوں اور جاسوسی اداروں کے سربراہان نے اس آپریشن کی اجازت دی تھی تا کہ اسرائیلی حکمران طبقے کو کسی قسم کی قانونی پیچیدگیوں سے بچایا جا سکے۔ متعدد اسرائیلی ذرائع نے بتایا کہ جرنیل چاہتے تھے، ملٹری انٹیلی جنس بھی اس کوشش میں شامل ہو، جس کی قیادت دیگر جاسوس ایجنسیاں کر رہی تھیں، تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے، سینئر افسران الزامات سے بچ جائیں۔ ''ہمیں بتایا گیا تھا کہ سینئر فوجی افسران مغربی کنارے میں عہدے قبول کرنے سے ڈرتے ہیں کیونکہ انھیں خوف ہے کہ ان پر کبھی ہیگ میں مقدمہ چل جائے گا۔'' ایک ذریعے نے انکشاف کیا۔

عالمی عدالت جرائم کے خلاف جاری مہم میں ملوث دو اسرائیلی انٹیلی جنس اہلکاروں نے بتایا کہ وزیراعظم کے دفتر نے ان کے کام میں گہری دلچسپی لی۔ ایک نے کہا، نیتن یاہو کا دفتر عدالتی اہلکاروں کی نگرانی کے سلسلے میں ''ہدایات'' بھیجے گا۔ ایک اور نے وزیراعظم کو عالمی عدالت کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالنے والی رپورٹوں کے سلسلے میں ''جنونی'' قرار دیا۔

ہیک شدہ ای میلز اور مانیٹر کالز

اسرائیل کی انٹیلی جنس سرگرمیوں سے واقف پانچ ذرائع نے بتایا کہ انھوں نے معمول کے مطابق فاتو بنسودا اور ان کے عملے کی فون کالز کی جاسوسی کی جو فلسطینیوں کو کی جاتی تھیں۔ اسرائیل کی طرف سے عالمی عدالت جرائم کے نمائندوں کو مشرقی یروشلم سمیت غزہ اور مغربی کنارے تک رسائی سے روکا گیا۔ انھیں اپنی زیادہ تر تحقیق ٹیلی فون کے ذریعے کرنے پر مجبور کیا گیا۔

مدعا یہی تھا کہ ان کی جاسوسی سہل طور پر کی جا سکے۔ فلسطینی ٹیلی کام کے بنیادی ڈھانچے تک اسرائیل کی جامع رسائی کی بدولت انٹیلی جنس آپریٹو عدالت کے اہلکاروں کے آلات میں اسپائی ویر نصب کیے بغیر ان کی کالیں پکڑ سکتے تھے۔ ''اگر فاتو بنسودا نے مغربی کنارے یا غزہ میں کسی بھی شخص سے بات کی، تو وہ فون کال انٹرسیپٹ سسٹم میں داخل ہو جاتی۔'' ایک ذریعے نے بتایا۔ ایک اور نے کہا کہ پراسیکیوٹر کی جاسوسی پر اندرونی طور پر کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔ ''وہ سیاہ فام اور افریقی تھی، تو کس کو پرواہ ہوتی؟''

خفیہ ملاقاتیں

اسرائیل نے اپنے مفادات کو تحفظ دینے کے لیے بیک ڈور سیاست سے بھی کام لیا۔ اسرائیلی عالمی عدالت کے اہل کاروں سے خفیہ طور پہ ملاقاتیں کرتے رہے۔ یہ ملاقاتیں انتہائی حساس تھیں۔ اگر انھیں عام کیا جائے تو ان میں اسرائیلی حکومت کی یہ سرکاری پوزیشن کمزور کرنے کی صلاحیت ہے کہ اس نے عدالت کا اختیار تسلیم نہیں کیا۔ ملاقاتوں سے واقف چھ ذرائع کے مطابق اسرائیلی وفد اعلیٰ سرکاری وکلا اور سفارت کاروں پر مشتمل تھے جنھوں نے دی ہیگ کا سفر کیا۔ دو ذرائع نے بتایا کہ ملاقاتوں کی اجازت نیتن یاہو نے دی تھی۔

اسرائیلی وفد کو وزارت انصاف، وزارت خارجہ اور ملٹری ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر سے بھیجا گیا تھا۔ یہ ملاقاتیں **2017**ء اور **2019**ء کے درمیان ہوئیں اور ان کی قیادت ممتاز اسرائیلی وکیل اور سفارت کار ٹال بیکر نے کی۔ مقصد اسرائیل کے خلاف جاری مقدمے کی تفصیلات جاننا تھا۔ آئی سی سی کے ساتھ اسرائیل کی بیک چینل ملاقاتیں دسمبر **2019**ء میں ختم ہوئیں، جب فاتو بنسودا نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان کا خیال ہے، اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ایک ''معقول بنیاد'' موجود ہے کہ اسرائیل اور فلسطینی مسلح گروپوں نے مقبوضہ علاقوں میں جنگی جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

ذاتی دھمکیاں

2019 کے آخر اور **2021** کے اوائل کے درمیان موساد کے ڈائریکٹر، یوسی کوہن نے فاتو بنسودا کو تحقیقات آگے نہ بڑھانے کے لیے قائل کرنے کی خاطر اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ کوہن پراسیکیوٹر سے رابطہ کرنے، غیر اعلانیہ طور پر سامنے آنے اور اسے ناپسندیدہ کالوں کا نشانہ بنانے میں لگا رہا۔ ابتدائی طور پر دوستانہ ہونے کے باوجود ذرائع نے بتایا، کوہن کا رویہ تیزی سے دھمکی آمیز اور ڈرانے والا بن گیا۔ اسرائیل نے پراسیکیوٹر پر دباؤ ڈالنے کے لیے انھیں بدنام کرنے کی مہم بھی چلائی۔ متعدد ذرائع کے مطابق موساد نے مواد کا ایک ذخیرہ حاصل کیا تھا جس میں فاتو بنسودا کے شوہر کے خلاف بظاہر اسٹنگ آپریشن کی نقلیں موجود تھیں۔ تاہم چیف پراسیکیوٹر کو بدنام کرنے کی کوششیں ناکام رہیں۔

آئی سی سی کے خلاف ٹرمپ کی مہم

مارچ **2020**ء میں فاتو بنسودا کی جانب سے فلسطین کا مقدمہ پری ٹرائل چیمبر میں بھیجے جانے کے تین ماہ بعد اسرائیلی حکومت کے ایک وفد نے مبینہ طور پر واشنگٹن میں سینئر امریکی حکام کے ساتھ عالمی عدالت جرائم کے خلاف ''مشترکہ اسرائیلی و امریکی جدوجہد'' کے بارے میں بات چیت کی۔ ایک اسرائیلی انٹیلی جنس اہلکار نے کہا کہ وہ ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کو اپنے ڈیموکریٹک پیشرو سے زیادہ دوست سمجھتے تھے۔

امریکی مسلح افواج کے خلاف مقدمہ چلائے جانے کے خوف سے ٹرمپ انتظامیہ عالمی عدالت کے خلاف اپنی جارحانہ مہم میں مصروف ہو گئی جس کا اختتام **2020** کے موسم گرما میں فاتو بنسودا اور اس کے ایک اعلیٰ عہدیدار پر امریکی اقتصادی پابندیوں کے نفاذ کے ساتھ ہوا۔ اسی سال جون میں ایک پریس کانفرنس میں ٹرمپ انتظامیہ کی سینئر شخصیات نے عالمی عدالت کے حکام پر پابندیاں عائد کرنے کے اپنے ارادے کا اشارہ دیتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ انہیں ''پراسیکیوٹر کے دفتر کی اعلیٰ ترین سطح پر مالی بدعنوانی'' کے بارے میں غیر واضح معلومات موصول ہوئی ہیں۔ امریکا نے اس الزام کو ثابت کرنے کے لیے کبھی عوامی طور پر کوئی معلومات فراہم نہیں کیں، اور جو بائیڈن نے وائٹ ہاؤس میں داخل ہونے کے مہینوں بعد یہ پابندیاں ہٹا دیں۔

کریم خان کی آمد

اسرائیل میں عالمی عدالت جرائم کے نئے چیف پراسیکیوٹر، کریم خان کا خیر مقدم کیا۔ ان کی تقرری کو ''امید کی وجہ'' کے طور پر دیکھا گیا، لیکن **7** اکتوبر کے حملے نے ''اس حقیقت کو بدل دیا''۔ غزہ پر اسرائیل کی بمباری کے تیسرے ہفتے کے اختتام تک کریم خان رفح بارڈر کراسنگ پر تھے۔ اس کے بعد انھوں نے مغربی کنارے اور جنوبی اسرائیل کا دورہ کیا۔ انھیں **7** اکتوبر کے حملے میں بچ جانے والوں اور ہلاک ہونے والے لوگوں کے لواحقین سے ملنے کی دعوت دی گئی۔

فروری **2024** میں کریم خان نے ایک سخت الفاظ میں بیان جاری کیا جسے نیتن یاہو کے قانونی مشیروں نے ''ناشائستہ'' سے تعبیر کیا۔ ایکس پر پوسٹ میں انھوں نے اسرائیل کو غزہ کے سب سے جنوبی شہر، رفح پر حملہ کرنے کے خلاف متنبہ کیا جہاں اس وقت **10** لاکھ سے زیادہ بے گھر افراد پناہ لیے ہوئے تھے۔ انھوں نے لکھا ''میں رفح میں اسرائیلی افواج کی مبینہ بمباری اور ممکنہ زمینی دراندازی پر گہری تشویش کا شکار ہوں۔ جو لوگ قانون کی تعمیل نہیں کرتے ہیں، وہ بعد میں جب میرا دفتر کارروائی کرے گا، تو شکایت نہ کریں۔'' اسرائیلی حکومت کے ایک سینئر اہلکار نے کہا، ''اس ٹویٹ نے ہمیں بہت حیران کیا۔''

کریم خان کے ارادوں پر اسرائیل میں خدشات اس وقت بڑھ گئے جب اسرائیلی حکومت نے میڈیا پہ افشا کیا کہ اس کا خیال ہے، عالمی عدالت کا پراسیکیوٹر نیتن یاہو اور یوو گیلنٹ جیسے دیگر سینئر حکام کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ طلب کرنے پر غور کر رہا ہے۔ اسرائیلی انٹیلی جنس نے خان اور ان کے دفتر میں موجود دیگر اہلکاروں کی ای میلز، اٹیچمنٹ اور ٹیکسٹ پیغامات کو ''پڑھ'' لیا تھا۔ یہی پس منظر تھا کہ نیتن یاہو نے عوامی بیانات کا ایک سلسلہ جاری کیا جس میں خبردار کیا گیا کہ گرفتاری کے وارنٹ کی درخواست آ سکتی ہے۔ اس نے ''آزاد دنیا کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ عالمی عدالت جرائم کے خلاف مضبوطی سے کھڑے ہوں'' اور ''اس خطرناک اقدام کو روکنے کے لیے اپنے اختیار میں تمام ذرائع استعمال کریں''۔ اس نے مزید کہا: ''اسرائیل کے رہنماؤں اور فوجیوں کو جنگی مجرم قرار دینے سے سام دشمنی کی آگ پر جیٹ ایندھن ڈالا جائے گا۔'' واشنگٹن میں سینئر امریکی ریپبلکن سینیٹرز کے ایک گروپ نے پہلے ہی خان کو دھمکی آمیز خط بھیجا تھا جس میں واضح تنبیہ کی گئی تھی: ''اسرائیل کو نشانہ بنایا تو ہم آپ کو نشانہ بنائیں گے۔''

برطانیہ سے تعلق رکھنے والے کریم خان نے مگر سپر پاور امریکا کی جانب سے آنے والے دباؤ کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے اور آخرکار دو انسانیت دشمن اسرائیلی لیڈروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے اپنی جنگ کا آغاز کر دیا۔ یہ لڑائی مگر بہت طویل ہے اور اس کا نتیجہ بھی واضح نہیں۔ اس کے باوجود عالمی عدالت جرائم داد وتحسین کی مستحق ہے کہ وہ مغربی طاقتوں کو کسی حد تک قانونی کارروائیاں کر رہی ہے۔ شاید اس کی مہم سے خصوصاً اہل فلسطین اور اہل کشمیر کے لیے کوئی اچھا نتیجہ برآمد ہو جائے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

ناسا چاند کی پرواز سے قبل اپنا طاقتور ترین راکٹ متعارف کرائے گا

نئی دہلی (ایم این این): ناسا سنیچر کو اپنا اب تک کا طاقتور ترین راکٹ متعارف کرانے جا رہا ہے، اس مشن سے قبل جو ۵۰ سال سے زائد عرصے میں پہلی بار خلابازوں کو چاند کے گرد لے جا کر واپس لائے گا۔ ۳۲۲ فٹ (۸۹ میٹر) لمبا اسپیس لانچ سسٹم (ایس ایل ایس) راکٹ، جس پر اورین کیپسول نصب ہے،، اس انسان بردار چاند مشن سے قبل کینیڈی اسپیس سینٹر میں گاڑیوں کے اسمبلی بلڈنگ سے لانچ پیڈ تک ۴ میل (۶ کلومیٹر) کا آہستہ سفر شروع کرے گا۔ آرٹیمس ٹو مشن کے فلوریڈا میں واقع ناسا کے کینیڈی اسپیس سینٹر سے ۶ فروری کو لانچ ہونے کا منصوبہ ہے، جو اپنے عملے کو چاند کے گرد ۶۸۵۰۰۰ میل کا سفر طے کروانے کے بعد تقریباً ۱۰ دن بعد بحر الکاہل میں اسپلش ڈاون کے ساتھ واپس آئے گا۔ یہ مشن ناسا کے اسپیس لانچ سسٹم راکٹ کی دوسری ٹیسٹ فلائنگ ہوگی اور خلابازوں کو لے کر جانے والی پہلی ہوگی۔ چار رکنی عملہ اورین کیپسول میں رہے گا، جہاں وہ لائف سپورٹ اور مواصلاتی نظاموں کا تجربہ کریں گے اور ڈاکنگ مانورز کی مشق کریں گے۔ واضح رہے کہ یہ مشن ناسا کے خلابازوں ریڈ وائزمین، وکٹر گلور اور کرسٹینا کاک کے لیے خلا میں دوسرا سفر ثابت ہوگا، جبکہ کینیڈین خلاباز جیریمی ہینسن پہلی بار پرواز کریں گے۔ کاک پہلی خاتون اور گلور رنگت والے پہلے شخص بننے جا رہے ہیں جو کم زمینی مدار سے باہر سفر کریں گے۔ عملہ نہ تو چاند پر اترے گا اور نہ ہی چاند کے مدار میں داخل ہوگا، لیکن وہ ۱۹۷۲ء کے اپالو ۱۷ کے بعد چاند کے گرد پرواز کرنے والے پہلے انسان بن جائیں گے۔

ایران کے سپریم لیڈر خامنہ ای نے ڈونالڈ ٹرمپ کو مجرم قرار دیا

نئی دہلی (ایم این این): ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے سنیچر کو کہا کہ ایران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ''مجرم'' سمجھتا ہے اور انہیں حالیہ احتجاجی لہر کے دوران ایرانی عوام پر موت، نقصان اور الزام تراشی کا ذمہ دار سمجھتا ہے، ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ واشنگٹن نے اس بے امنی کو منظم کیا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق خامنہ ای نے کہا، ''تازہ ترین ایران مخالف فتنہ اس لحاظ سے مختلف تھا کہ امریکی صدر ذاتی طور پر شامل ہو گئے۔'' خامنہ ای نے مزید کہا کہ ''امریکہ اور ٹرمپ ذاتی طور پر ان مظاہروں کے پیچھے تھے جو ملک بھر میں پھیل گئے اور جن پر پرتشدد کریک ڈاون کیا گیا۔

غزہ کے 'بورڈ آف پیس' پر نیتن یاہو اور ٹرمپ کے مابین اختلاف

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیل نے صدر ٹرمپ کے زیر انتظام امریکی حمایت یافتہ ''غزہ ایگزیکٹو بورڈ'' پر اعتراض کیا ہے، جس میں ترکی اور قطری اہلکار شامل ہیں، اس کا باعث بورڈ کی تشکیل میں اسرائیل سے عدم تعاون کو بتایا گیا ہے۔ اسرائیل نے سنیچر کو کہا کہ وہ غزہ پینل کے اراکین پر اعتراض کرتا ہے جو صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس کے تحت کام کریں گے، جو فلسطینی علاقے میں جنگ کے بعد کی حکمرانی کی نگرانی کرے گا۔ واضح رہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جمعہ کو ''غزہ بورڈ آف پیس'' کے اراکین کا اعلان کیا تھا۔ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وِٹکوف، ورلڈ بینک گروپ کے صدر اجے بنگا، ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر، سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر بورڈ آف پیس کا حصہ ہوں گے۔ یہ گروپ جنگ زدہ فلسطینی علاقے کے لیے نئی بین الاقوامی سلامتی فورس کی نگرانی کرے گا۔ اس پینل، جسے غزہ ایگزیکٹو بورڈ کہا جاتا ہے، میں ترکی کے وزیر خارجہ حکان فدان اور ایک قطری اہلکار بھی شامل ہیں۔ دریں اثناء ٹرمپ پہلے ہی خود کو اس ادارے کا چیئرمین قرار دے چکے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے کہا کہ بورڈ آف پیس، حکمرانی کی صلاحیت کا ارتقاء، علاقائی تعلقات، تعمیر نو، سرمایہ کاری کی کوشش، بڑے پیمانے پر فنڈنگ اور سرمائے کی تحریک، جیسے مسائل پر کام کرے گا۔ تاہم سنیچر کو، اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے دفتر نے کہا، ''غزہ ایگزیکٹو بورڈ جو بورڈ آف پیس کے ماتحت ہے، کی تشکیل میں اسرائیل کو اعتماد میں نہیں لیا گیا، مزید یہ کہ یہ بورڈ اس کی پالیسی کے خلاف ہے۔'' بعد ازاں وزیر اعظم نے وزیر خارجہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس معاملے پر امریکی سیکریٹری آف اسٹیٹ سے رابطہ کریں۔ واضح رہے کہ یہ اقدام اس وقت سامنے آیا جب فلسطینی تکنیکی ماہرین کی کمیٹی، جسے بورڈ آف پیس کی نگرانی میں غزہ کی حکمرانی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، نے قاہرہ میں کشنر کی شرکت میں اپنی پہلی میٹنگ کی۔ اس دوران، فلسطینی گروپ اسلامی جہاد نے بورڈ آف پیس کی تشکیل پر تنقید کی، کہا کہ یہ اسرائیل کے مفادات کا نگراں ہے۔

ٹرمپ کی دھمکیوں کے خلاف گرین لینڈ، ڈنمارک کی سڑکوں پر ہزاروں افراد کا احتجاج

نئی دہلی (ایم این این): صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی گرین لینڈ پر قبضے کی دھمکیوں کے خلاف ڈنمارک اور گرین لینڈ بھر میں ہزاروں افراد نے احتجاج کیا، جبکہ ٹرمپ نے گرین لینڈ کے اتحادیوں پر ٹیرف عائد کر کے کشیدگی میں اضافہ کر دیا ہے جس پر یورپی لیڈروں کی طرف سے سخت تنقید کی گئی ہے۔ ہزاروں افراد نے سنیچر کو گرین لینڈ کے نوک اور ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن کی سڑکوں پر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی گرین لینڈ پر دھمکیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتوں میں، ٹرمپ نے بارہا ڈنمارک کے خود مختار علاقے پر قبضے کے منصوبوں کا اظہار کیا ہے، یہاں تک کہ آرکٹک علاقے میں ممکنہ فوجی کارروائی کا بھی اشارہ دیا ہے۔ دریں اثناء مظاہرین ڈنمارک کے کئی شہروں میں جمع ہوئے جہاں انہوں نے اپنے قومی پرچم لہرائے اور ''کالایت نونات'' جیسے نعرے لگائے، جو آرکٹک جزیرے کا گرین لینڈ زبان میں نام ہے۔ گرین لینڈ کے وزیر اعظم جینز-فریڈرک نیلسن کو بھی احتجاج میں حصہ لیتے ہوئے دیکھا گیا، جہاں انہوں نے ہلکی بارش کے دوران مظاہرین کے ساتھ مل کر قومی پرچم لہرایا اور روایتی انوئٹ گانے گائے۔ کئی مظاہرین ایسی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے جن پر ''Make America Go Away'' لکھا ہوا تھا، جو ٹرمپ کے ''Make America Great Again'' نعرے کی ایک تضحیک ہے، جس کے ذریعے انہوں نے ٹرمپ کے اس علاقے کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے منصوبے کو مسترد کیا۔ مظاہرین اپنے ملک کے حق خودارادیت کے احترام کا مطالبہ کر رہے تھے، اور کہا کہ ''ہمیں کسی اتحادی سے دھمکایا نہیں جا سکتا۔'' کچھ مظاہرین نے ''USA already has too much ICE'' کے بینرز بھی اٹھا رکھے تھے، جو ٹرمپ کی امریکی شہروں میں وفاقی امیگریشن اہلکاروں کی تعیناتی کا حوالہ تھا، جس نے شہریوں میں شدید غم و غصہ پیدا کیا ہے، خاص طور پر منیسوٹا میں دو فائرنگ واقعات کے بعد۔ اس کے علاوہ کچھ مظاہرین ''گرین لینڈ برائے فروخت نہیں ہے'' کے نعرے بھی لگا رہے تھے۔ بعد ازاں سنیچر کو ٹرمپ انتظامیہ اور نیٹو اتحادیوں کے درمیان کشیدگی اس وقت بڑھ گئی جب امریکی صدر نے گرین لینڈ کے اتحادیوں بشمول ڈنمارک، ناروے، سویڈن، فرانس، جرمنی، برطانیہ، نیدرلینڈز اور فن لینڈ پر ۱۰ فیصد ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا۔ ٹرمپ نے یہ بھی انتباہ کیا کہ یکم فروری سے عائد ہونے والی یہ ٹیرف یکم جون کو بڑھ کر ۲۵ فیصد ہو جائے گی۔ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پر لکھا، ''یہ ٹیرف اسی وقت تک واجب الادا رہے گی جب تک گرین لینڈ کی مکمل اور کلی خریداری کا معاہدہ نہیں ہو جاتا۔ یہ ممالک، جو یہ انتہائی خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں، نے اتنا خطرہ مول لیا ہے جو نہ قابل برداشت ہے اور نہ پائیدار۔ اس لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ عالمی امن و سلامتی کے تحفظ کے لیے سخت اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ یہ ممکنہ طور پر خطرناک صورت حال بغیر کسی شک کے جلدی ختم ہو جائے۔'' جبکہ ڈنمارک نے اس اقدام کو ''حیران کن'' قرار دیا، برطانوی وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے کہا کہ گرین لینڈ پر ٹرمپ کی ٹیرفز کا اطلاق مکمل طور پر غلط ہے۔

علی شعث نے غزہ انتظامی کمیٹی کے سربراہ کی حیثیت سے فرائض کا آغاز کردیا

نئی دہلی (ایم این این): ڈاکٹر علی شعث نے باضابطہ طور پر قومی کمیٹی برائے انتظام غزہ (NCAG) کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے فرائض کا آغاز کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا پہلا اقدام کمیٹی کے مشن اسٹیٹمنٹ کو اپنانا اور اس پر دستخط کرنا تھا۔ سنیچر کی شام ایکس پر جاری بیان میں شعث نے کہا، ''آج، اپنے پہلے سرکاری اقدام کے طور پر، میں نے کمیٹی کے مشن اسٹیٹمنٹ کو اپنایا اور اس پر دستخط کیے، جس سے ہمارے انتظامی اصولوں کی توثیق ہوتی ہے۔'' بعد ازاں انہوں نے کہا کہ کمیٹی سلامتی کونسل کی قرارداد ۲۸۰۳ اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ۲۰ نکاتی امن منصوبے کا مجاز ہے، اور اس کام کا مقصد غزہ کے عبوری دور کو پائیدار فلسطینی خوشحالی کی بنیاد میں بدلنا ہے۔'' شعث نے مزید کہا کہ ''کمیٹی بورڈ آف پیس کی رہنمائی میں، جس کی صدارت صدر ڈونالڈ ٹرمپ کریں گے، اور غزہ کے لیے اعلیٰ پائے کے نمائندوں کی حمایت اور معاونت سے کام کرے گی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''ہمارا مشن غزہ کی پٹی کو نہ صرف انفراسٹرکچر بلکہ نفسیاتی طور پر بھی دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔'' بیان کے مطابق، کمیٹی کا ہدف سلامتی قائم کرنا، بجلی، پانی، صحت اور تعلیم سمیت ضروری خدمات بحال کرنا، اور امن، جمہوریت اور انصاف پر مبنی حکمرانی کو فروغ دینا ہے۔ شعث نے کہا کہ ''کمیٹی دیانتداری اور شفافیت کے اعلیٰ ترین معیارات کے ساتھ کام کرے گی اور ایسی پیداواری معیشت کی تعمیر کے لیے کام کرے گی جو بے روزگاری کو سب کے لیے مواقع سے بدل سکے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''ہم امن کو اپناتے ہوئے حقیقی فلسطینی حقوق اور خودارادیت کے راستے کو محفوظ بنانے کی کوشش کریں گے۔'' واضح رہے کہ وائٹ ہاؤس نے جمعہ کو غزہ میں اقتدار کی منتقلی کی نگرانی کرنے والی ایک نئی ''ٹیکنوکریٹک'' کمیٹی کے اراکین کا اعلان کیا، جو اس خطے پر اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ ختم کرنے کے ٹرمپ کے ۲۰ نکاتی منصوبے کا حصہ ہے۔ شعث فلسطینی اتھارٹی میں سابق فلسطینی ڈپٹی منسٹر رہ چکے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے شعث کو ''قابل احترام ٹیکنوکریٹک لیڈر'' قرار دیا ہے جو عوامی خدمات کی بحالی، شہری اداروں کی تعمیر نو اور غزہ میں روزمرہ کی زندگی کو مستحکم کرنے کی نگرانی کریں گے، جبکہ طویل مدتی حکمرانی کی بنیاد رکھیں گے۔'' بیان میں کہا گیا ہے کہ حکمرانی اور خدمات کی حمایت کیلئے ایک غزہ ایگزیکٹو بورڈ کا بھی اعلان کیا گیا۔

افریقہ کے کئی ممالک میں سیلاب، متعدد ہلاک

نئی دہلی (ایم این این): جنوبی افریقہ، موزمبیق اور زمبابوے میں موسلادھار بارش اور سیلاب کے نتیجے میں ۱۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہو گئیں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے متعدد علاقوں میں مزید شدید موسمی حالات متوقع ہیں۔ جنوبی افریقہ کے شمالی دو صوبوں میں گزشتہ ماہ سے جاری شدید بارش اور سیلاب کے نتیجے میں کم از کم ۹۱ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ موزمبیق میں آفات کے انتظام اور خطرے میں کمی کے ادارے کے مطابق گزشتہ سال کے آخر سے جاری شدید بارش کے دوران ۱۰۳ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہلاکتوں کی وجوہات میں بجلی گرنا، سیلاب میں ڈوبنا، بنیادی ڈھانچے کا نقصان اور ہیضہ شامل ہیں۔

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 770-W/01/WA/JAT/82-2025-26-DRM-JAT, 83-2025-26-DRM-JAT, 84-2025-26-DRM-JAT & 85-2025-26-DRM-JAT (to be opened on 07.02.2026) بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے عنوان والی لیڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز (ای۔ٹینڈرز) طلب کرتے ہیں اور www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے جن کی آخری تاریخ 07-02-2026 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان اپنی اصل / ترمیم شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینوئل آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دہندگان لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل پر دستیاب ای بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
1.	82-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر، پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار سیکشن میں پٹھانکوٹ - جالندھر سٹی میں واقع پل نمبر 232 (فیز-II) پر سیفٹی کو دھیان میں رکھتے ہوئے سلامتی کے کام (پروٹیکشن ورک)	27,41,64,335.97	90 دن	06 ماہ
2	83-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر، جموں کے دائرہ اختیار علاقہ میں واقع (BBMN) سٹیشن پر رین واٹر نکاسی بندوبست کو مضبوط کرنے کیلئے ڈرینج سسٹم کی سدھار کا کام۔	1,54,91,994.27	60	06 ماہ
3	84-2025-26-DRM-JAT	موجودہ سیکشن انجینئر (ورک) / پالم پور کے دائرہ اختیار علاقہ میں واقع مندرجہ ذیل پلوں نمبر 630,643, 646, 656,667, 672, 732, 802,805,806,808,852,854,857 & 997 پر مضبوطی کرن اور پروٹیکشن ورکس۔	3,34,68,026.80	60 دن	06 ماہ
4	85-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر جموں کے تحت ایریا میں متفرق ٹریک مینٹی ننس (متفرق ٹریک مینٹی ننس) کام۔	69,99,806.50/	60 دن	08 ماہ

نوٹ: 1. ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولیاں پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ کے لئے آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ دیکھیں۔
2. اگر ہندی اشتہار میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو انگریزی اشتہار جائز ہوگا۔

191/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

امریکہ، گرین لینڈ پر ٹرمپ منصوبے کے مخالف 8 ممالک پر ٹیرف عائد کرے گا، فرانس خفا

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ٹرمپ نے گرین لینڈ سے متعلق 'قومی سلامتی' کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ واشنگٹن یکم فروری سے آٹھ یورپی ممالک سے درآمد ہونے والی مصنوعات پر نئی ٹیرف عائد کرے گا، جو جون میں نمایاں طور پر بڑھ جائیں گی۔ اپنی سوشل میڈیا کمپنی ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں، ٹرمپ نے کہا کہ ''ڈنمارک، ناروے، سویڈن، فرانس، جرمنی، برطانیہ، نیدرلینڈز اور فن لینڈ سے درآمدات پر اگلے مہینے سے ۱۰ فیصد ٹیرف عائد ہوگی، جو یکم جون کو بڑھ کر ۲۵ فیصد ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات اس وقت تک برقرار رہیں گے جب تک کہ گرین لینڈ کی مکمل اور کلی خریداری کے معاہدے پر بات نہیں ہو جاتی۔ بعد ازاں ٹرمپ کی گرین لینڈ کے تنازع پر آٹھ یورپی ممالک پر نئی ٹیرف عائد کرنے کی دھمکی کے بعد فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے سنیچر کو ایک بیان میں کہا کہ ''نہ تو کوئی دھمکی اور نہ ہی خطرہ ہمیں متاثر کرے گا، نہ یوکرین میں، نہ گرین لینڈ میں، اور نہ ہی دنیا میں کہیں اور جب ہم ایسے حالات کا سامنا کریں گے۔'' انہوں نے قوموں کی خودمختاری اور آزادی کے لیے فرانس کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسی بنیاد پر ڈنمارک کی طرف سے گرین لینڈ میں منعقدہ مشق میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ میکرون نے مزید کہا، ''ہم اس فیصلے کی مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہیں، کیونکہ آرکٹک میں اور ہمارے یورپ کی بیرونی حدود میں سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے، ٹیرف کی دھمکیاں ناقابل قبول ہیں اور اس تناظر میں ان کا کوئی مقام نہیں۔ اگر ان کی تصدیق ہوتی ہے تو یورپی باشندے متحد اور مربوط طریقے سے جواب دیں گے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ یورپی خودمختاری برقرار رہے۔ اسی روح کے ساتھ میں اپنے یورپی شراکت داروں کے ساتھ رابطہ قائم کروں گا۔'' اسی کے ساتھ برطانیہ کے وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے بھی ٹرمپ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے، انہوں نے ٹرمپ کے ٹیرف کے اعلان پر تنقید کرتے ہوئے ۸ گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کے ٹرمپ کے فیصلے کو مکمل طور پر غلط قرار دیا۔ واضح رہے کہ ٹرمپ طویل عرصے سے ڈنمارک سے گرین لینڈ لینے کے امریکی ارادے کا دعویٰ کرتے رہے ہیں

شام: فوج نے وائی پی جی دہشت گرد گروہ کو بے دخل کر کے الطبقہ ضلع کا کنٹرول سنبھالا

نئی دہلی (ایم این این): شامی عرب نیوز ایجنسی (ثنا) کے مطابق، شامی فوج کے آپریشنز ڈپارٹمنٹ نے اتوار کو بتایا کہ حکومتی افواج نے اس ضلع کو محفوظ بنا لیا ہے اور اسے وائے پی جی دہشت گردوں سے پاک کر دیا ہے۔ شامی دفاعی وزارت کے میڈیا اور انفارمیشن محکمہ نے کہا کہ دہشت گرد گروپ کے ۳۸۴ اراکین نے حکام سے ہتھیار ڈالنے کے لیے رابطہ کیا تھا۔ ایک بیان میں اشارہ کیا گیا کہ ۱۸۳ نے سیکیورٹی فورسیز کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ، آپریشنز کمانڈ نے ثنا کو بتایا کہ فوج نے فرات ڈیم پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ بعد ازاں شامی حکومت نے اعلان کیا کہ دہشت گرد گروپ نے اتوار کی صبح فوج کی پیشقدمی کے بعد شہر سے انخلا سے پہلے قیدیوں کو الطبقہ میں پھانسی دیں۔ ثنا کے ذریعے جاری بیان میں، حکومت نے کہا، ''شامی حکومت الرقہ صوبے کے دیہی علاقے میں واقع شہر الطبقہ میں قیدیوں کو پھانسی دینے کے دہشت گرد کردستان ورکرز پارٹی سے وابستہ گروپوں کے اقدامات کی سخت مذمت کرتی ہے، جو کہ شہر سے انخلا کے بعد کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ قیدیوں اور اسیروں، خاص طور پر ان میں شامل شہریوں کو پھانسی دینا، جنیوا کنونشن کے تحت جرم ہے اور بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ جبکہ اس بیان میں مزید کہا گیا، ''یہ مجرمانہ رویہ وائے پی جی کی ملیشیا جیسی نوعیت اور شہریوں اور قیدیوں کو یرغمال بنانے کے اس کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے۔ شامی حکومت نے وائے پی جی دہشت گرد گروپ کو مکمل طور پر ذمہ دار ٹھہرایا اور متاثرین کے اہل خانہ کے لیے منصفانہ قانونی جوابدہی کا عہد کیا۔ اگرچہ وائے پی جی دہشت گرد گروپ نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ وہ فرات دریا کے مغرب میں مقبوضہ علاقوں سے مشرقی کنارے کی طرف انخلا کرے گا، لیکن یہ گروپ دریا کے ساتھ کئی علاقوں میں اپنا قبضہ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومتی افواج اور دہشت گرد گروپ کے درمیان ان علاقوں میں جھڑپیں جاری ہیں جہاں قبضہ برقرار ہے۔

اسرائیلی فوج پر شامی کسانوں کی 250 بکریاں چرانے کا الزام، تحقیقات شروع

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی میڈیا نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی فوج کے اہلکاروں نے شام میں ایک فوجی کارروائی کے دوران شامی کسانوں کی تقریباً ۲۵۰ بکریاں چوری کر کے انہیں مقبوضہ مغربی کنارے منتقل کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق یہ واقعہ دو ہفتے قبل پیش آیا، جب گولان بریگیڈ کی ایک بٹالین نے مقبوضہ گولان کی پہاڑیوں میں آپریشن کیا۔ اسرائیلی ٹی وی چینل چینل ۱۲ نے پولیس ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ فوجیوں نے بکریوں کو پہلے سے تیار ٹرکوں میں لادا، انہیں ابتدائی طور پر اسرائیلی حدود میں منتقل کیا گیا اور بعد ازاں مقبوضہ مغربی کنارہ میں قائم غیر قانونی یہودی آوٹ پوسٹس کے کھیتوں تک پہنچا دیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کارروائی کی منصوبہ بندی پہلے سے کی گئی تھی، جس سے یہ شبہ مضبوط ہوا کہ یہ عمل کسی فوری جنگی ضرورت کے بجائے منظم لوٹ مار کا حصہ تھا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق بکریوں کی منتقلی کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیاں اور راستے پہلے ہی طے کر لیے گئے تھے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

ماحولِ جہالت کو فروغ کہاں سے ملا

تحریر
ایاز امیر

اس میں کیا شک ہے کہ اسلام یا کوئی اور مذہب قتل و بربریت کی تلقین نہیں کرتا۔ دنیا میں موجودہ مذاہب میں کوئی بھی ایسی تلقین نہیں کرتا، نہ بدھ مت نہ ہندوازم نہ یہود و نصاریٰ۔ یہ تو ان مذاہب کے پیروکاروں پہ انحصار ہے کہ وہ اپنے مذاہب پہ کون سی تشریح پہنا دیتے ہیں اور مذہب کے پرچار کی وجہ سے اپنے معاشروں میں کیسا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ ہندو مذہب نہیں کہتا کہ مسلمانوں کو پکڑ کے ٹانگ دو لیکن ہندوستان میں جہاں جہالت کارفرما ہے ایسے واقعات ہو جاتے ہیں۔ یہودی مذہب نہیں کہتا کہ فلسطینیوں پہ ظلم کرو لیکن جسے ہم زائیونزم (Zionism) کہتے ہیں اُس نظریے کے تابع ریاست اسرائیل نے فلسطینیوں پہ ظلم کئے ہیں۔ اسلام تشدد کی راہ نہیں سکھاتا لیکن اس سے کوئی انکار ہے کہ مسلم قومیت کے نام پہ بننے والی ریاست میں مذہب کا نام لے کے ظلم و بربریت کے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں؟ تحریک طالبان پاکستان بھی اسلام کا نام لیتی ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ اُس کا نظریہ اسلامی ریاست کا قیام ہے لیکن اس تنظیم نے چرچوں پہ حملے کئے ہیں اور مسجدوں اور امام بارگاہوں پر بھی۔ بات تو ماحول کی ہے کہ مذہب کے نام پر انسان کیسا ماحول پیدا کرتا ہے اور اُس ماحول کے زیر اثر کس قسم کا معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ ہماری اکثریت 1947، □ میں بھی مسلم عقیدہ رکھنے والوں پر مشتمل تھی۔ فرقے تھے، مختلف مسالک تھے۔ مسجدیں آباد تھیں اور امام بارگاہیں بھی۔ آج کی نسبت ہندو آبادی زیادہ تھی۔ کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں خاطر خواہ کرسچین ?آبادیاں تھیں، لیکن اس قسم کی فرقہ واریت نہیں تھی جو بعد میں مملکت خداداد میں پروان چڑھی۔ خاص مہینوں میں کہیں کہیں تو تکرار ہو جاتی ہوگی، لیکن یہ بندوق اور بموں والی زبان مذہب کے حوالے سے کبھی استعمال نہ ہوتی۔ استعمال تو دور کی بات ہے ایسا تصور بھی تب نہ تھا، لیکن نام نہاد افغان جہاد بھی مذہب کے نام پہ لڑا گیا اور اُس کے نتیجے میں جو قتل و غارت پاکستان میں ہوئی وہ بھی اسلام کے نام پہ ہوئی۔ ظاہر ہے قصور کسی مذہب کا نہیں بنتا بلکہ اُس کے پیروکاروں کا ہے کہ مذہب کو بطور ہتھیار وہ کس انداز سے استعمال کر رہے ہیں۔

کسی مسلم معاشرے میں مقام رسالت نہ متنازع رہا ہے نہ کسی خطرے سے دوچار لیکن پاکستان کو دیکھیں اور یہاں کے بعض اکابرین کے فرمودات کو سامنے رکھیں تو لگتا یوں ہے کہ نعوذ باللہ مقام رسالت کسی خطرے میں ہے۔ ہم جیسے گناہگاروں کو کبھی ختم نبوت پہ شک نہیں ہوا۔ ہم جیسوں کا ایمان کسی مدرسے میں ترتیب نہیں پایا۔ ہمارا اسلام ماں کے دودھ اور ماں کی آواز سے ہمیں ملا اور ہمارا اسلام روح و جسم کا ایسا ہی حصہ ہے جیسا کہ سانس کا لینا یا رگوں میں خون کا دوڑنا۔ یعنی بغیر سوچے ہوئے یہ ہمارے وجود کا حصہ ہے، لیکن یہاں آئے روز کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں جس سے تاثر پھیلتا ہے کہ نعوذ باللہ مقام پیغمبری کو خطرہ لاحق ہے۔ ان حرکتوں سے کیا ہوتا ہے؟ فتنہ اور شر پیدا ہوتا ہے۔ سادہ لوگ فضول باتوں کا اثر لیتے ہیں اور جیسا کہ ہم نے سلمان تاثیر کے معاملے میں دیکھا سادہ ذہن راہِ تشدد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ افسانوں کی باتیں نہیں یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہوا ہے۔

یہاں کبھی تصور بھی نہ تھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب کوئی ہو سکتا ہے۔ کسی قانون کی ضرورت نہیں تھی۔ ہمارے قاعدے قانون میں توہینِ مذہب جرم بنتا تھا اور یہ قانون انگریزوں کے زمانے میں رائج ہوا لیکن توہینِ رسالت کا کوئی خاص قانون نافذ نہیں تھا اور وجہ اُس کی یہ تھی کہ ایسی ضرورت ہی کبھی محسوس نہ کی گئی۔ جنرل ضیاء □ الحق آئے تو سب کچھ بدل گیا۔ اور تو اُن کے پلے کچھ تھا نہیں لیکن اُنہوں نے اپنا منشور اسلام کو بنا لیا یعنی جو معاشرہ پہلے ہی مسلمان تھا اُس کو دوبارہ مسلمان بنانے کی سعی اُنہوں نے شروع کر لی۔ جو بے معنی شوشے مذہب کے نام پہ چھوڑے جا سکتے تھے اُنہوں نے ایسا کیا۔ ایسے سطحی شوشوں کی ایک لمبی فہرست ترتیب دی جا سکتی ہے لیکن ہر اقدام کا ذکر کریں تو کوئی برا نہ منا جائے۔ ان اقدامات میں توہین کے حوالے سے ایک شق قانون میں ڈال دی گئی، یعنی جو مسئلہ پاکستانی معاشرے میں سرے سے تھا ہی نہیں ضیا صاحب نے اُس مسئلے کو ایک تحفے کے طور پر قوم کو عطا کر دیا اور اس شق یا قانون کے نرغے میں کون آئے؟ معاشرے کے مظلوم ترین طبقات کے لوگ۔ غریب عیسائیوں پہ ظلم ڈھائے گئے اور ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جن میں غریب ترین مسلمان اس قانون کا نشانہ بنے۔ عموماً یہ دیکھا گیا کہ کسی گلی محلے میں رنجش ذاتی نوعیت کی ہے لیکن الزام لگا دیا گیا کہ مذہب یا مقدس ہستیوں کی توہین کا ارتکاب ہوا ہے۔ جان چھڑانے کیلئے بغیر تحقیق مقدمات درج ہو جاتے، کان بند کر کے گرفتاریوں کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ سالہا سال ایسے لاچار و مظلوم ملزمان جیلوں میں سڑتے رہتے۔ ضمانت کا سوال پیدا نہ ہوتا کیونکہ منصفین بھی مصلحت کی راہ اپناتے۔ جہاں تک وکلا صاحبان کا تعلق ہے وہ ہر ایسے واقعہ کے بعد نعرے لگانے میں سب سے آگے ہوتے۔ ایک عدد ایسا واقعہ بھی ہوا کہ کسی نے جرأت دکھا کے توہین کے ملزمان کی وکالت کا بیڑہ اٹھایا تو اُس کو قتل کر دیا گیا۔

پچھلے سالوں میں ماحول یہاں ایسا بنا کہ قصور میں کرسچین میاں بیوی کو اینٹوں کے بھٹے کی آگ میں جھونک دیا گیا۔ سینٹ جوزف کالونی لاہور، جہاں زیادہ تر عیسائی آباد تھے، پر حملہ ہوا۔ گوجرہ میں عیسائیوں پہ حملہ ہوا، ایسا ہی واقعہ گوجرانوالہ میں ہوا۔

گننے لگ جائیں تو خاصے کاغذ بھر جائیں۔ کچھ دن پہلے ہی اپنا ذہنی توازن کھوئے ہوئے ایک شخص پر توہین کا الزام چارسدہ میں لگا اور اُس کی پاداش میں مشتعل ہجوم نے دو پولیس سٹیشن اور دو پولیس چوکیاں جلا ڈالیں۔ سلمان تاثیر کی کہانی تو ایسی ہے کہ مفصل ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کے قتل کے بعد ایک پوری سیاسی مہم نے جنم لیا۔ ایک روز میں ہی اس مہم نے طاقت نہ پکڑی لیکن جو نعرے لگتے رہے اور ایک پورا بیانیہ تیار ہوا تو مہم مضبوط ہوتی گئی۔ کہنے والے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ درپردہ اس مہم کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔ ایک دو واقعات پر مہم نے احتجاج کا روپ دھارا تو ریاست یا قانون نافذ کرنے والے ادارے پیچھے ہٹتے رہے اور جوں جوں ریاست پیچھے ہوئی مہم چلانے والوں کے حوصلے بڑھے۔ پچھلے دنوں میں تو حد ہی ہو گئی، احتجاج کرنے والے لاہور سے شروع ہوئے اور پولیس پسپائی اختیار کرتی گئی۔ پولیس کے جوان مارے گئے، ان پہ تشدد کیا گیا، پنجاب کی سب سے مصروف شاہراہ کو ہفتوں بند رکھا گیا، لیکن احتجاج کو روکنے کے بجائے حکومت نے اسی بات کو بہتر سمجھا کہ احتجاج کرنے والی جماعت کے تمام مطالبات مان لئے جائیں۔

ادب کا مطالعہ کیوں ضروری ہے

تحریر
ایاز امیر

"ادب اور زبان کی اہمیت، افادیت اور ضرورت" پر معروضات کا آغاز کرتے ہیں زبان سے۔

زبان کی اہمیت ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس پر سوال ہی نہیں اٹھتا، یہ ایسا ہی ہے جیسے سورج کی افادیت اور ہوا کی ضرورت پر بحث کرنا۔ ہاں، اگر زبان سے یہاں مراد اردو لی جائے، تو اسے سرکار تو کجا ہم گھروں پر بھی اہمیت دینے کو تیار نہیں۔

البتہ ادب کا معاملہ اور ہے، بدقسمتی سے ہمارے سماج میں ادب کے بارے میں ایک دوسری رائے بھی پائی جاتی ہے، بلکہ عملاً یہی رائے سبقت رکھتی ہے، چنانچہ ادب کی ضرورت پر بات کرنا ناگزیر بھی ہے اور نوجوانوں کو اس کی طرف مائل کرنا ہمارے بہت سے مسائل کا حل بھی۔

زبان کی بابت میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسان کی اہم ترین ایجاد ہے، الفاظ وہ زبردست آلات ہیں جنہیں وجود میں لا کر ابن آدم نے خود کو اور اپنے اردگرد کو سمجھنے اور دریافت کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ زبان نے ہی سوال کو جنم دیا، اسی نے خیال کو معنی دیے، اور پھر سوال اور خیال کی مدد سے انسان آگ کھوج اور اوزار تراش کر اپنی زندگی آسان بناتا چلا گیا۔

یہ ایک نکتہ ہی زبان کی افادیت سمجھانے کے لیے کافی ہے، جو ہمارے سامنے یہ حقیقت واضح کر دیتا ہے کہ سوچ، تصور، خیال سب لفظوں ہی میں ڈھل کر اپنا وجود پاتے ہیں۔ گویا زبان ہی کے ذریعے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ہم کیا سوچ رہے ہیں، ہم کس کیفیت میں مبتلا ہیں، کس تکلیف سے دوچار ہیں، کون سی خوشی یا راحت ہمیں سرشار کیے ہوئے ہے، زبان اور الفاظ کے بغیر ہم کسی خارجی حقیقت تو کیا اپنے آپ کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔

زبان مرئی و غیر مرئی، حاضر اور پوشیدہ، ٹھوس اور لطیف، ہر شے کو ایک نام دیتی ہے۔ لفظوں کے ذریعے اس کی تعریف متعین کرتی ہے، یوں ہم اشیا کی آگاہی کے قابل ہو پاتے ہیں۔ یہ آگاہی مشترکہ الفاظ کی صورت میں ہمیں ایک دوسرے تک اپنی بات پہنچانے میں مدد دیتی ہے۔ چنانچہ ہمارے پاس الفاظ کا جتنا زیادہ ذخیرہ ہوگا اتنے ہی زیادہ ہم ابلاغ کی قوت سے مالا مال ہوں گے، اور الفاظ کی کمی ہمیں اپنا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی راہ میں رکاوٹ بن جائے گی۔ یعنی علم ہو یا مکالمہ، زبان پر دسترس ہی کے ذریعے ہم سمجھنے اور سمجھانے کا سفر طے کر سکتے ہیں۔

میں نے زبان کے بارے میں اب تک جو کہا وہ تو صرف اس کی افادیت کا بنیادی پہلو ہے، اس سے آگے تو اس کا طلسم شروع ہوتا ہے، جو کبھی خطیب کی زبان پر، کبھی نثر نگار کی سطروں میں اور کہیں شاعر کے مصرعوں میں اپنے ہوش ربا کرشمے دکھاتا ہے۔ یہ کرشمے شعر و ادب میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ادب کے باب میں بات کرنے سے پہلے چلیے یہ سوال اٹھائیں کہ ادب کیا ہے، اور کیوں ہے؟

اگر خالصتاً نصابی انداز میں بات کروں تو حوالوں اور اقتباسات کی قطار لگا کر میں اپنے مضمون کو طویل اور پڑھنے والوں کو بیزار کر سکتا ہوں، لیکن اس کے نتیجے میں شاید میرے نوجوان قاری یہ سوچ کر ادب سے مزید دور ہو جائیں گے کہ جب تعریفیں اتنی مشکل ہیں تو ادب کا پڑھنا کس قدر دشوار ہوگا، چنانچہ ایک نسبتاً جامع اور سادہ تعریف بیان کر کے میں بات آگے بڑھاتا ہوں۔

"ادب وہ کلام ہے جو کسی موضوع (یعنی خیال، نکتے، احساس، جذبے، تجربے، مشاہدے یا تاثر وغیرہ) کو ایسے تخلیقی یا فنکارانہ انداز میں پیش کرے جو بیک وقت ذہن (یا فکر) اور دل (یا جذبات) یا جمالیاتی احساسات کو متاثر اور متحرک کرے۔"

چلیے اس تعریف کو اور آسان کیے دیتے ہیں۔ ہماری زندگی کا محور ہماری ضروریات اور خواہشات ہوتی ہیں۔ ہمارا سارا سفر انہی کا تعاقب ہے۔ تعلیم کا حصول، ملازمت کی جستجو، کاروبار جمانا، کسی شعبے میں جگہ بنانے کے لیے جدوجہد کرنا لیکن اس ساری تگ و دو کے بیچ بعض اوقات ایک ایسا جذبہ ہماری قوت، راحت اور ہمت بن جاتا ہے، جسے سود و زیاں کی بولی میں صرف بے سود قرار دیا جاتا ہے اور یہ دو اور دو، چار کی بھاشا کی کسی گنتی میں نہیں آتا۔ نام کیا لوں، اس کے ذکر سے اٹھتی خوشبو ہی اس کا تعارف ہے، جی ہاں محبت وہ جذبہ ہے جو ہمیں نکھار سنوار دیتا ہے اور ہمیں جینے کا حوصلہ اور امنگ عطا کرتا ہے، گویا محبت کی افادیت یہ ہے کہ وہ ہمیں ہر ضرورت پوری کرنے اور ہر افادیت کے حصول کے لیے تیار کر دیتی ہے۔

اور ادب تو سرتاپا محبت ہے۔ زبان کی ضرورت سے ماورا ہو کر اس سے عشق، انسان سے پیار، دھرتی سے لگا جیسے جذبوں سے اس کا خمیر اٹھتا ہے۔ سو یہ دلوں میں محبت پروان چڑھاتا اور انہیں نرم کرتا ہے۔ ادب کا ایک یہ عمل ہی اس کے جواز کے لیے کافی ہے۔ یہاں پھر ایک سوال اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ ادب یہ فریضہ کیسے ادا کرتا ہے اور اس کے پاس کیا گیدڑ سنگھی ہے کہ یہ دلوں کو موم کر کے رکھ دیتا ہے۔

دراصل ہم اپنے اردگرد موجود بہت سے انسانوں سے محض اس لیے نفرت کرتے، ان کا مذاق اڑاتے اور ان سے چڑتے ہیں کہ ہم ان کے ظاہر ہی سے واقف ہوتے ہیں اور سامنے نظر آنے والے کردار اور رویے ہی کی بنیاد پر ان سے اپنے تعلق اور ان کی جانب اپنے طرزِ عمل کا تعین کرتے ہیں، لیکن جب ناولوں اور افسانوں کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں ایسے ہی کرداروں سے سابقہ پڑتا ہے اور ہمارے سامنے ان کے انسانی پہلو آتے ہیں، ہمیں ان کے کردار اور رویوں کے پس منظر سے آشنائی ہوتی ہے، تو ہمارا فہم انہیں بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے اور درمیان سے کم از کم کدورت کے پردے ہٹ جاتے ہیں۔

آپ سعادت حسن منٹو کے افسانے پڑھتے ہوئے اسی تجربے سے ہمکنار ہوتے ہیں، عورت اور مرد کے بدنام ترین روپ، جن کی پہچان مکر، فریب، لالچ، خودغرضی کے سوا کچھ نہیں، انہیں ہم بڑی حیرت سے ایثار، ہمدردی کرتے اور سچی محبت میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ یوں ہم انسان کو یک رخا اور ساکت و جامد سمجھنے کے بجائے اس کی پہلودار شخصیت سے واقف ہوتے اور یہ جان پاتے ہیں کہ حالات کے ہاتھوں سیاہی میں لتھڑ جانے والے یہ وجود انسانیت کے دمکتے رنگوں سے محروم نہیں کیے جا سکے۔ اس حقیقت کا ادراک انسان اور انسانیت پر ہمارا اعتماد بڑھاتا ہے۔

انسان کو سمجھنے کے ساتھ ادب زندگی کی گتھیاں سلجھانے اور اس کے رازوں سے نقاب اٹھانے میں بھی ہماری معاونت کرتا ہے۔ سچا ادب حقیقی زندگی کا عکاس ہوتا ہے، اس کی کہانی، کردار، واقعات، الجھنیں، مسائل، سوالات میں سے کچھ نہ کچھ کہیں نہ کہیں ہم سے متعلق ہو جاتا ہے، کوئی افسانہ پڑھتے پڑھتے، کسی ناول کی سطروں کی مسافرت کرتے، کہیں نظم و غزل کے مصرعوں میں ہم اپنے آپ، خود سے سروکار رکھتے واقعات، اپنے اطراف کے حالات اور اپنی ذات کا کوئی رخ پا کر چونک اٹھتے ہیں، اور آس پاس اور اپنی زندگی سے متعلق ہماری تفہیم گہری اور وسیع ہو جاتی ہے۔

ادب اپنے کینوس پر سیاہ اور سفید تصویریں بنا کر فیصلہ نہیں سناتا، یہ صحیح اور غلط کی بحث میں نہیں پڑتا، اسے نیکی اور بدی کی تفریق سے کچھ لینا دینا نہیں، یہ تو زندگی کی سطح کو چیرتا ہوا اس کی تہہ میں اتر کر یہ خبر لاتا ہے کہ سطح پر بنتے بھنور اور بلبلے کیوں وجود میں آتے ہیں، لیکن یہ سب بیان کرنے کے لیے وہ نہ کسی سائنسدان کی طرح مقالے کی صورت میں ڈھلتا ہے نہ ہی نیشنل جیوگرافک کی کمنٹری کی شکل اختیار کرتا ہے۔

وہ مناظر کو جوں کا توں ان کے سارے محرکات سمیت آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ ادب زندگی کی پیچیدگیوں، الجھنوں، ناہمواریوں اور بے قاعدگیوں کو موضوع بناتا ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ الجھاوے اور پیچیدگیاں کسی جستجو، کسی عاشق یا کسی کٹھنائیاں جھیلتے شخص کے پیچ دار روز و شب سے اخذ کیے گئے ہوں، ایک سادہ سی زندگی بسر کرتے اور صبح 9 بجے دفتر پہنچ کر شام 5 بجے لوٹ آنے، گھر آ کر ٹی وی کے سامنے ڈھیر جانے اور ہر اتوار کو بجی سنوری بیوی کے ساتھ پورے جوش و خروش سے سسرال جانے والے شخص کے ماجرے میں بھی کوئی ایسی ان ہونی ہو سکتی ہے جو اسے کہانی کر ڈالے۔

کرشن چندر نے تو اس کالو بھنگی کے سپاٹ جیون میں بھی انوکھا پن تلاش کر لیا، جو بے چارہ ٹی وی اور بیوی سے بھی محروم تھا۔ میں اس تحریر میں صرف اردو کے ادیبوں کی مثالیں دے رہا ہوں، آپ چاہیں تو اسے میرا غیر ملکی ادب سے نابلد ہونا قرار دے لیں، لیکن درحقیقت یہ نوجوانوں کو اردو ادب کے قریب لانے کی میری گہری سازش ہے۔

تو صاحب! زندگی کی کہانیاں سامنے لانے کی دھن اور جستجو میں ادیب انسانی نفسیات کے کونوں کھدروں میں بھی جا گھستا ہے اور انسانی شخصیت اور کردار کی اندھیری گلیوں میں بھی جا نکلتا ہے۔ بحیثیت قاری ہم اس کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ان گوشوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں، اس طرح ہمارے شعور کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے اور ہماری نظر زندگی کی بہت سی باریکیوں کو دیکھنے کے قابل ہوتی جاتی ہے۔

تاریخ سے ناآشنائی یا اسے فراموش کر دینے کی مذمت میں ہم بہت سی وعیدیں اور ڈراوے سنتے ہیں، لیکن بعض اوقات تاریخ کا مطالعہ ہمیں نفرت، انتقام، جانب داری کی طرف مائل کر دیتا ہے، کبھی یوں ہوتا ہے کہ رِستے گھاسی حقیقتوں کو لفظوں کی جادوگری سے یوں خوش نما بنایا جاتا ہے کہ بھڑکتی آگ چنار کا خوبصورت جنگل بن جاتی ہے "عصمتوں کی قربانی" اور "شہدا کے لہو سے گلزار ہوتی زمین" جیسے فقرے، محاورے اور اصطلاحات اسی معصومانہ سفاکی کی مثالیں ہیں، مگر ادب حقائق سے یہ کھلواڑ نہیں کرتا۔ وہ ہولناک واقعات کو پوری سچائی اور اس درد کے ساتھ پیش کرتا ہے کہ پڑھنے والا ان کے دہرائے جانے کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔

منٹو کے "سیاہ حاشیے" اور شہاب کے "یاخدا" میں ہمیں کسی تبصرے کے بغیر اسی درد کی لہر ملتی ہے، جو ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔ دوسری طرف ادب ان زیریں لہروں کے سکوت اور مدوجزر کو تصویر کرتا ہے جن کا تذکرہ تو تاریخ کے حاشیوں میں بھی نہیں ہوتا، حالانکہ تاریخ کے نتیجہ خیز واقعات انہی لہروں کے اتار چڑھاؤ سے جنم لیتے ہیں۔ یہ ادب کی وہ جہت ہے جو ہمیں ماضی کی کھوئی ہوئی یا چھپا دی جانے والی کڑیوں کو جوڑ کر تاریخ کی زیادہ واضح تصویر بنانے میں مدد دیتی ہے۔

چونکہ "آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا" اس لیے ہم آدم زادوں کو انسان بننے کے لیے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس مقصد کے لیے والدین اور اساتذہ ہی کافی نہیں، بلکہ کبھی کبھی تو ہم جو کچھ ان سے سیکھتے ہیں وہ ہمارے انسان بننے کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ ادب کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ وہ ہماری تہذیب کرتا ہے، ہماری نظر اور دل کو وسعت دیتا ہے، ہمارے رویوں کو معتدل بناتا ہے، ہماری روح اور فکر کو بالیدگی عطا کرتا ہے۔ گویا ادب کا مطالعہ ہمیں آدمی سے انسان، اور انسان سے ایک بہتر انسان میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ ہمیں سوچنے اور سوال اٹھانے کا خوگر بناتا ہے، یہ ہمیں کالے اور سفید کے درمیان سرمئی رنگ دیکھنے کی صلاحیت دیتا ہے۔

ہمارے مسائل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بقول جون ایلیا، "بات نہیں کہی گئی، بات نہیں سنی گئی"۔ جب ذخیرہ الفاظ محدود ہو اور اپنی بات کہنے کا ڈھنگ نہ ہو تو نہ کہہ پانے کا کرب اشتعال کا عفریت بن کر خود کو بھی کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی چباتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ آپ گالیاں دیتے سیاستدانوں، دہشت ہی کو ذریعہ ابلاغ سمجھنے والوں اور اپنے مافی الضمیر کی تلاش میں ہکلاتے عام سے افراد میں ایک ہی قدر مشترک پائیں گے، یہ کتاب اور ادب سے کوسوں دور ہیں۔ یہ ادب کی قربت ہے جو ہمیں اظہار کا سلیقہ دیتی ہے، ہمارے دامن لفظوں سے بھر دیتی ہے اور ہم الفاظ کو صحیح جگہ اور صحیح طور پر برتنے کا گُر سیکھ جاتے ہیں۔

یہ نکتہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ زبان ادب کی گرہیں کھولتی ہے اور ادب زبان کے اسرار و رموز کے در وا کرتا ہے۔

ادب کی ساری افادیت اپنی جگہ، مگر یہ حقیقت جان لیجیے کہ اس سے صرف فائدے کے لیے تعلق جوڑ کر ہم کچھ حاصل نہیں کر پاتے، ادب سے ناتا تو عشق کی طرح ہونا چاہیے، جو بن مانگے اور بن چاہے ہمیں جانے کیا کچھ دان کر دیتا ہے۔

وطن سرینگر

ستی سر میں پانی کی عدم دستیابی کے بیچ فیس میں غیر معمولی اضافہ حیران کن

کشمیر جس کو کتابوں میں ستی سر بھی کہا جاتا ہے گویا یہ سرزمین آب گیر تھی لیکن اس آبی بستی میں بھی پانی پر ٹیکس لگایا جا رہا ہے جو کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔ اس خطے میں ایسے آبی ذخائر موجود ہیں جو سخت خشک موسم کے باوجود بھی تر او ران میں پانی کا بہاؤ برقرار رہتا ہے۔ لیکن پانی کی بہتات ہونے کے باوجود بھی اس خطے کے لوگ پانی کے ایک ایک بوند کیلئے ترستے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں صدیوں سے واٹر سپلائی اسکیم شہر و دیہات میں قائم کی گئی ہے لیکن بیشتر علاقوں میں ہر روز یہ شکایات رہتی ہیں کہ وہ پانی کیلئے ترس رہے ہیں اور لوگ محکمہ پی ایچ ای کیخلاف سراپا احتجاج ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انسانی زندگی کیلئے پانی اہم جز ہے اور اس کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے محکمہ بھی دہائیوں قبل معرض وجود میں لایا گیا ہے لیکن یہ محکمہ اپنی ذمہ داریوں سے پلے جھاڑ رہے ہیں۔ پانی کی عدم دستیابی کو لیکر ندی نالوں کا گندہ پانی پینے پر مجبور ہو رہے ہیں جس سے وبائی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دو دہائی قبل یہاں کے لوگ ندی و نالوں کے بہتے پانی کو ہی استعمال میں لایا کرتے تھے اور لوگ اتنے حساس تھے کہ آب رواں یا چشموں و جھیلوں میں کوڑا کرکٹ وغلاظت ڈالنے میں احتیاط سے کام لیتے تھے اور اس کو گناہ عظیم سمجھا جاتا تھا لیکن اب نام نہاد ترقی یافتہ دور میں لوگوں نے دریاؤں اور ندی نالوں کے کناروں پر بیت الخلاء تعمیر کرنے کا بھیڑا اٹھایا جبکہ سرکاری سطح پر بھی اس کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی گئی جس کے نتیجے میں ہمارے دریا اور ندی نالے کوڑا دان میں تبدیل ہوئے ہیں اور ان کا پانی ہمارے لئے حرام بھی بن چکا ہے اور اس کے استعمال سے مہلک بیماریاں اپنا جال بچھا رہی ہیں۔ لوگوں نے اس عظیم نعمت کی بے قدری کی جس کا خمیازہ ہمیں اٹھانا پڑ رہا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کی بہتات اور ذخائر موجود ہونے کے باجود بھی فیس میں امسال غیر معمولی اضافہ کیا گیا جس سے لوگ ورطہ حیرت میں پڑے ہوئے ہیں یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کے فیس میں ہر سال غیر معمولی اضافہ کرنا باعث تشویش عمل ہے۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ چند سال قبل محکمہ پی ایچ ای کی جانب سے پانی فی کنبہ سالانہ تین سو روپے فیس ہوا کرتا تھا اور وہ کم قلیل بھی صارفین اپنے لئے بارگراں سمجھتے تھے۔ تاہم گذشتہ تین چار برسوں سے فیس میں ہر سال اضافہ کرنے کی ٹھان لی ہے جبکہ رواں میں فیس بڑھانے میں حد ہی کر دی گئی اور ہزاروں روپے تک سالانہ فیس پہنچائی گئی۔ ایک طرف لوگ نامساعد حالات اور کورونا وائرس کی وجہ سے مالی ابتری کے شکار ہوئے ہیں تو دوسری طرف محکمہ جھل شکتی نے کوئی پاس ولحاظ کئے بغیر پانی کے فیس میں غیر معمولی اضافہ کر کے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ بیشتر صارفین ایسے ہیں جو اتنی رقم ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ اس وقت وہ اقتصادی بدحالی کے شکار ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے حکومتی سطح پر اقدامات اٹھائے جائیں اور سالانہ فیس میں فوری طور کمی لائی جائے تاکہ صارفین کی عدم دستیابی کے حوالے سے پریشانیوں میں نمایاں کمی واقع ہو جائے اور یہ رقم کثیر بارگراں نہ بن جائے بلکہ لوگ اپنی استطاعت کے مطابق فیس کی ادائیگی ممکن بنا سکیں گے۔

برتری کا طوق

اس پروپیگنڈہ وار سے یہ تو پتہ چل گیا کہ امریکا اپنے اتحادیوں سمیت ''سی پیک'' کے خلاف کیوں بھارت کی پرورش کر رہا ہے۔ خود امریکی سیاسی تجزیہ نگار یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکا کو خطے کے ممالک کو زبردستی ساتھ ملانے سے گریز کرنا چاہیے، ہزاروں میل دور بیٹھے امریکا کو پھانسنے کیلئے یہ ایک جال ہے جو امریکا نے افغانستان میں روس کیخلاف استعمال کیا تھا اور امریکا کو بھی سپر طاقت کے عہدے سے معزول اور ٹکڑے کرنے کیلئے استعمال ہوسکتا ہے تاہم کسی بھی سپر طاقت کی برتری کا طوق اتارنے کیلئے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پرعزم ہیں۔

امریکا اور روس نے 54 سال تک ایک دوسرے کے خلاف پوری دنیا میں پراکسی جنگ لڑی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان سرد جنگ کا مرکز یورپ تھا جہاں سوویت یونین مسلسل اپنے حلیف ممالک کی یونین سے علیحدگی کے حوالے سے فکرمند رہتا تھا جبکہ امریکا کو یورپ میں اپنے اتحادیوں کی کمزوری کا خوف لاحق رہتا تھا۔ چین اور امریکا کا مقابلہ سرد جنگ سے بالکل مختلف ہے۔ دونوں ممالک کی مسلح افواج کہیں بھی ایک دوسرے کے سامنے موجود نہیں ہیں۔ اگرچہ تائیوان اور شمالی کوریا تناؤ کا مرکز ہیں اور دونوں تنازعات دہائیوں سے جاری ہیں لیکن چین اور امریکا کے درمیان دشمنی کا مرکز جنوب مشرقی ایشیا بنے گا۔ اس خطے میں تنازع کی کوئی واضح شکل موجود نہ ہونے کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان مسابقت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک امریکا اور چین کو دو بڑی طاقتوں کے طور پر دیکھتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک سے اتحاد چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر میانمار میں حالیہ فوجی بغاوت کے خلاف احتجاج کرنے والوں نے جرنیلوں کی حمایت پر چین کے خلاف پلے کارڈ اٹھا رکھے ہیں جبکہ امریکا سے مداخلت کی اپیل بھی کی جا رہی ہے۔ امریکا اور چین سے تعلقات کے حوالے سے خطے کے ممالک دباؤ کا شکار ہیں۔ 2016ء میں فلپائن کے صدر نے امریکا سے الگ ہوکر چین سے اتحاد کا کھلے عام اعلان کیا تھا۔ چین کا دعویٰ ہے کہ جنوبی بحیرہ چین کا پورا علاقہ اس کا ہے، جبکہ امریکا اس دعوے کو مسترد کرتا ہے تو خطے کا سب سے اہم اتحاد آسیان ناراض ہو جاتا ہے، چین اس اتحاد پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔

چین کیلئے جنوب مشرقی ایشیا کی اسٹریٹجک اہمیت کے پیش نظر کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگا۔ یہ بالکل چین کی دہلیز ہے، تیل، دیگر خام مال چین منتقل کرنے اور تیار مال دنیا کو بھیجنے کا تجارتی راستہ۔ چین مشرق میں جاپان، جنوبی کوریا اور تائیوان جیسے مضبوط امریکی اتحادیوں سے گھرا ہوا ہے جبکہ جنوب مشرقی ایشیا میں چین کیلئے حالات سازگار ہیں اور یہاں سے بیجنگ کو تجارتی اور فوجی مقاصد کیلئے بحیرہ ہند اور بحرالکاہل میں رسائی ملتی ہے۔ صرف جنوب مشرقی ایشیا میں نمایاں طاقت بننے سے ہی چین اپنے دنیا سے کٹ جانے کا خوف دور کرسکتا ہے لیکن جنوب مشرقی ایشیا چین کیلئے صرف دوسرے ممالک تک جانے کا راستہ نہیں بلکہ یہ دنیا کا اہم علاقہ بھی ہے، اس وجہ سے بھی امریکا اور چین کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ جنوب مشرقی ایشیا میں 70 کروڑ لوگ رہتے ہیں، جو یورپی یونین، لاطینی امریکا اور مشرقی وسطی سے بڑی آبادی ہے۔ اس کی معیشت اگر یہ ایک ہی ملک ہوتا تو چین، امریکا اور بھارت کے بعد دنیا کی چوتھی معیشت ہوتی۔ یہاں معاشی ترقی کی رفتار بھی کافی تیز ہے۔

ایک دہائی کے دوران انڈونیشیا اور ملائیشیا کی معیشت میں 5 سے 6 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح فلپائن اور ویتنام کی معیشت 6 سے 7 فیصد تک بڑھ گئی۔ خطے کے غریب ممالک جیسے میانمار اور کمبوڈیا بھی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ چین سے مقابلہ کرنے والے سرمایہ کار جنوب مشرقی ایشیا کا انتخاب کر رہے ہیں، یہ خطہ مینوفیکچرنگ کا مرکز بن گیا ہے۔ یہاں کے صارفین کی قوت خرید بڑھ چکی ہے، یہ خطہ اب دنیا بھر کیلئے قابل کشش بازار بن چکا ہے۔ تجارتی اور جیو پولیٹیکل لحاظ سے جنوب مشرقی ایشیا ایک بہت بڑا انعام ہے اور دونوں حریفوں میں چین اس انعام کو زیادہ جیتنے لگا ہے۔

بیجنگ اس خطے کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور امریکا کے مقابلے میں زیادہ سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اس خطے میں امریکا کے مقابلے میں چینی برتری میں جو اضافہ ہو رہا ہے، اس کیلئے امریکی میڈیا اپنے اتحادیوں کے تعاون سے پروپیگنڈہ وار شروع کر چکا ہے، جس میں وہ دہائی دے رہا ہے کہ ''جنوب مشرقی ایشیائی ملک کمبوڈیا پر چین مکمل غلبہ حاصل کر چکا ہے جبکہ کوئی بھی ملک کھل کر امریکا کا ساتھ دینے اور چین کو چیلنج کرنے کو تیار نہیں ہے۔ چین سے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے تعلقات بظاہر قریبی نظر آتے ہیں لیکن یہ ممالک اس وجہ سے پریشان ہیں کہ بڑے پیمانے پر چینی سرمایہ کاری کچھ برائیاں بھی ساتھ لاتی ہے۔ چینی فرموں پر اکثر بدعنوانی اور ماحولیات کی خرابی کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ چینی کمپنیاں مقامی لوگوں کو روزگار دینے کی بجائے چینی باشندوں کو بلا کر ملازمت دینے کو ترجیح دیتی ہیں جس سے سرمایہ کاری کے معاشی فوائد کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد بھی چین کسی بات پر ناراض ہوکر ان ممالک میں سرمایہ کاری اور تجارتی پابندیاں عائد کر دیتا ہے، جس سے یہ ممالک عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چین کی فوجی طاقت سے بھی پڑوسی خوفزدہ ہیں۔ اس نے بحیرہ جنوبی چین کے جزائر پر قبضہ کر لیا ہے اور اپنے قریب کے سمندر میں مچھلی پکڑنے اور تیل کی تلاش میں آنے والے پڑوسی ممالک کے جہازوں کو ہراساں کرتا ہے، جس کے نتیجے میں چین کے ویتنام سے انڈونیشیا تک تمام جنوب ایشیائی ممالک سے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔

چین میانمار میں جمہوری حکومت کے خلاف لڑنے والوں جنگجوؤں سے تعلقات بھی رکھتا ہے، جبکہ ماضی میں بیجنگ خطے میں لڑنے والے گوریلوں کی حمایت کرتا رہا ہے۔ اس طرح کے طرز عمل نے چین کو پورے خطے میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے۔ اسی لیے ویتنام میں اکثر چین مخالف فسادات پھوٹ پڑتے ہیں۔ سب سے زیادہ مسلم آبادی والے ملک انڈونیشیا میں اکثر غیر قانونی چینی باشندوں کی آمد اور چین کی مسلم اقلیت سے سلوک کو لیکر مظاہرے ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے ملک لاؤس میں بھی، جہاں کمیونسٹ آمریت ہے، جہاں عوام کی مرضی کو سنا نہیں جاتا، وہاں بھی چینی تسلط کے خلاف کھلے عام بات کی جاتی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک اقتصادی نتائج کے خوف سے چین پر کھلے عام تنقید نہیں کر سکتے، لیکن وہ اپنے شہریوں کے خوف سے بیجنگ کے ساتھ محتاط رہتے ہیں۔ چین کی جنوب مشرقی ایشیا میں تسلط قائم کرنے کی کوشش کی کامیابی کا امکان کم ہے۔ جنوب مشرقی ایشیائی ریاستیں اپنے خوشحال پڑوسی کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری روابط ختم نہیں کرنا چاہتیں لیکن وہ بھی وہی چاہتی ہیں، جو امریکا چاہتا ہے یعنی امن واستحکام اور اصولوں پر مبنی طریقہ، جس میں طاقت کے استعمال کے ذریعے چین تسلط حاصل نہیں کرسکتا۔ جنوب مشرقی ایشیائی خطے کے بڑے ممالک بھی ابھی دیکھ رہے ہیں کہ اپنے داؤ پیچ لگا کر کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ اس خطے کو چین کے تسلط سے بچانے کیلئے امریکا کو چاہیے کہ وہ چینی اثر و رسوخ کا متبادل فراہم کرے اور ان ممالک کو اپنے آپشن کھلے رکھنے کیلئے تیار کرے۔ جس کیلئے ایک علاقائی اتحاد بھی قائم کیا جاسکتا ہے کیونکہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے مابین تجارت اور سرمایہ کاری چین سے ہونے والے کاروبار سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک اور طریقہ کار دوسرے ایشیائی ممالک جیسے جاپان اور جنوبی کوریا کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ اس حوالے سے آسیان نے درست راستہ اختیار کیا ہے''۔

اس پروپیگنڈہ وار سے یہ تو پتہ چل گیا کہ امریکا اپنے اتحادیوں سمیت ''سی پیک'' کے خلاف کیوں بھارت کی پرورش کر رہا ہے۔ خود امریکی سیاسی تجزیہ نگار یہ کہہ رہے ہیں کہ امریکا کو خطے کے ممالک کو زبردستی ساتھ ملانے سے گریز کرنا چاہیے، ہزاروں میل دور بیٹھے امریکا کو پھانسنے کیلئے یہ ایک جال ہے جو امریکا نے افغانستان میں روس کے خلاف استعمال کیا تھا اور امریکا کو بھی سپر طاقت کے عہدے سے معزول اور ٹکڑے کرنے کیلئے استعمال ہوسکتا ہے تاہم کسی بھی سپر طاقت کی برتری کا طوق اتارنے کیلئے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک پرعزم ہیں۔

بشکریہ
Bittertruth.com

بیجنگ اس خطے کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور امریکا کے مقابلے میں زیادہ سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اس خطے میں امریکا کے مقابلے میں چینی برتری میں جو اضافہ ہو رہا ہے، اس کیلئے امریکی میڈیا اپنے اتحادیوں کے تعاون سے پروپیگنڈہ وار شروع کر چکا ہے جس میں وہ دہائی دے رہا ہے کہ ''جنوب مشرقی ایشیائی ملک کمبوڈیا پر چین مکمل غلبہ حاصل کر چکا ہے جبکہ کوئی بھی ملک کھل کر امریکا کا ساتھ دینے اور چین کو چیلنج کرنے کو تیار نہیں ہے۔ چین سے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے تعلقات بظاہر قریبی نظر آتے ہیں لیکن یہ ممالک اس وجہ سے پریشان ہیں کہ بڑے پیمانے پر چینی سرمایہ کاری کچھ برائیاں بھی ساتھ لاتی ہے۔ چینی فرموں پر اکثر بدعنوانی اور ماحولیات کی خرابی کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ چینی کمپنیاں مقامی لوگوں کو روزگار دینے کی بجائے چینی باشندوں کو بلا کر ملازمت دینے کو ترجیح دیتی ہیں

باقیات

101

کی طرف سے سرینگر میں یوم جمہوریہ کی تقریبات کیلئے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ صوبائی کمشنر انشول گرگ نے کہا کہ بچے ثقافتی پروگراموں میں حصہ لینے کیلئے پرجوش ہیں اور بخشی اسٹیڈیم میں ریہرسلیں شروع ہوچکی ہیں۔انہوں نے کہا کہ وادی کشمیر میں سب سے بڑی تقریب بخشی اسٹیڈیم سرینگر میں ہوگی جبکہ سرینگر بھر میں سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جارہاہے۔انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لیے بہت اہم تہوار ہے۔تمام محکمے اپنی اپنی سطح اور دفاتر میں اسے منانے کی تیاریاں کررہے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرینگر سمارٹ سٹی مشن کے تحت ایک اہم شہری تبدیلی کا مشاہدہ کررہاہے،جس میں بنیادی ڈھانچے اور عوامی خدمات کے بڑے منصوبے یوم جمہوریہ کی تقریبات سے قبل تکمیل کے قریب ہیں۔

102

سلائیڈنگ کا خطرہ ہوگا۔ جے کے این ایس کے مطابق موسمیاتی مرکز سری نگر کی جانب سے پیر کی صبح جاری اعداد وشمار کے مطابق جنوبی کشمیر کے پلوامہ ضلع میں اتوار اور پیر کی درمیانی رات کا کم سے کم درجہ حرارت منفی **5.1** ڈگری، شوپیاں میں منفی **4.7**، اونتی پورہ میں منفی **4.2** اور پانپور میں منفی **4.0** ڈگری س،اننت ناگ میں منفی **3.9**، قاضی گنڈ میں منفی **2.4** ڈگری، پہلگام میں منفی **1.8** ڈگری اور کوکرناگ میں منفی **0.4** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ادھر گرمائی دارالحکومت سرینگر میں رات کا کم سے کم درجہ حرارت منفی **1.2**،سرینگر ایئرپورٹ پر منفی **3.8** اور بڈگام میں درجہ حرارت منفی **2.4** ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔شمالی کشمیر کے گلمرگ میں اتوار اور پیر کی درمیانی رات کا کم سے کم درجہ حرارت منفی **3.5** ڈگری، کپواڑہ میں منفی **1.6** ڈگری ، بارہمولہ اور بانڈی پورہ میں منفی **1.4** اور گاندربل میں کم سے کم پارہ منفی **0.7** ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔اس دوران پیر کو صبح سے ہی سورج چمکتا رہا،جسکے باعث دن کے وقت سردی کی شدت کم رہی۔دریں اثناء موسمیاتی مرکز سری نگر نے پیر کو ایک موسمی ایڈوائزری جاری کی ہے جس میں **22** جنوری سے **28** جنوری **2026** تک جموں وکشمیر اور اس سے ملحقہ علاقوں میں **2** بیک ٹو بیک ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثرات کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ **23** جنوری کو چوٹی کی شدت کیساتھ **22** جنوری سے **24** جنوری تک خطے کو متاثر کرنے والا پہلا ویسٹرن ڈسٹربنس مضبوط ہونے کا امکان ہے۔ دوسرا نظام **26** جنوری کی رات سے لے کر **28** جنوری کی دوپہر تک موسمی حالات پر اثر انداز ہونے کا پیش خیمہ ہے،جس میں **27** جنوری کو چوٹی کی سرگرمی متوقع ہے، اور اس کی شدت معتدل ہونے کی توقع ہے۔موسمیاتی مرکز سری نگر نے اس مدت کے دوران جموں وکشمیر میں بڑے پیمانے پر ہلکی سے درمیانی بارش اور برف باری کی پیش گوئی کی ہے، الگ تھلگ مقامات پر بھاری بارش کے ساتھ۔ ابتدائی نظام سے پیر پنجال رینج پر شدید بارش اور برف باری کا امکان ہے، بشمول جموں ڈویژن کی وادی چناب کے ساتھ ساتھ جنوبی کشمیر کے اضلاع جیسے اننت ناگ، پہلگام، کولگام، شوپیاں، پیر کی گلی، گلمرگ، سونمرگ۔زوجیلا محور، پرداس پورہ، بانڈیپاس پورہ، سونا مرگ ،زوجیلا محور کے درمیانی اور اونچے علاقوں کیساتھ ساتھ ڈوڈہ،ادھم پور،ریاسی، کشتواڑ اور رام بن۔دوسری مغربی ڈسٹربنس کی وجہ سے پیر پنجال رینج، وادی چناب اور جنوبی کشمیر کے وسط سے اونچے علاقوں میں ہلکی سے بھاری بارش اور برف باری کی بھی توقع ہے۔محکمہ موسمیات نے جموں سری نگر قومی شاہراہ کی عارضی بندش سمیت سطحی اور ہوائی نقل وحمل میں ممکنہ رکاوٹ کا انتباہ دیا ہے اور اونچے علاقوں میں دوسری بڑی سڑکیں شامل ہیں۔ سیاحوں، مسافروں اور ٹرانسپورٹروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سفر کی منصوبہ بندی اسی کے مطابق کریں۔برف سے منسلک علاقوں کے مکینوں کو برفانی تودے کے شکار اور کھڑی ڈھلوانوں میں جانے سے خبردار کیا گیا ہے، جبکہ کسانوں کو متاثرہ مدت کے دوران آبپاشی،کھاد کی درخواست اور سپرے کی سرگرمیاں روکنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ایڈوائزری میں خطرناک مقامات پر **40** سے **60** کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے لینڈ سلائیڈنگ، مٹی کے تودے گرنے اور تیز ہواؤں کے امکان کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

103

بریفنگ دی، سیکورٹی کو مضبوط بنانے ،عوامی مقامات کی حفاظت ،اور وادی میں تمام نامزد مقامات پر تقریب کے ہموار انعقاد کو یقینی بنانے کے اقدامات کا خاکہ پیش کیا۔میٹنگ کے دوران، ڈی جی پی جموں وکشمیر نے عین مطابق عمل درآمد کے لیے سخت ہدایات کے ساتھ مخصوص ذمہ داریاں تفویض کیں۔ انہوں نے سیکورٹی کے فول پروف انتظامات کی ضرورت پر زور دیا اور ضلعی سربراہان کو ہدایت کی کہ وہ سوشل میڈیا پر کڑی نظر رکھیں تاکہ عوام کے تحفظ اور امن کو متاثر کرنے والی غلط معلومات کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔علین پر بھات نے افسران کو ملک دشمن عناصر کی نگرانی کو تیز کرنے اور علاقے پر تسلط بڑھانے کی بھی ہدایت دی۔ٹریفک ونگ کو ہدایت کی گئی کہ وہ عوام اور محفوظ افراد کی ہموار نقل وحرکت کو یقینی بنانے کے لیے موثر ٹریفک پلان تشکیل دیں۔وادی بھر میں ہائی ویز، لیٹرل، ریلوے ٹریکس اور اسٹیشنوں کے سیکورٹی انتظامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ایس ایس پی سیکورٹی کشمیر کو تمام سیکورٹی خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی مقام پر سیکورٹی پلان پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت کی گئی۔میٹنگ کا اختتام پرامن اور محفوظ یوم جمہوریہ کی تقریبات کو یقینی بنانے کے اجتماعی عزم کے ساتھ ہوا۔

104

مطلع کردہ ایک حکم میں، مرکزی حکومت نے جموں وکشمیر،لکشدیپ، چندی گڑھ، دادرا اور نگر حویلی، دمن اور دیو اور پڈوچیری کے مرکزی علاقوں کے لیفٹنٹ گورنروں یا منتظمین اعلیٰ کو اختیارات تفویض کئے ہیں۔صدر جمہوریہ نے اس کے ذریعے ہدایت کی ہے کہ لکشدیپ، چندی گڑھ اور دادرا اور نگر حویلی اور دمن اور دیو، پڈوچیری اور جموں وکشمیر کے مرکزی زیر انتظام علاقوں کے منتظم (چاہے وہ لیفٹنٹ گورنروں یا منتظمین اعلیٰکے طور پر جانا جاتا ہے) صدر کے کنٹرول کے تابع اور اگلے حکم تک، طاقت کا استعمال کریں گے اور ریاستی حکومت کے کاموں کو انجام دیں گے اور **1954** (**21** آف **1954**) ان کے متعلقہ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں مجوزہ قانون کے تحت ریاستی حکومت کے کاموں کو انجام دیں گے۔ڈرگس اینڈ میجک ریمیڈیز (قابل اعتراض اشتہارات) ایکٹ **1954**، اور اس کے قواعد میں گمراہ کن اشتہارات اور ادویات اور دوائیوں بشمول آیوش ادویات کے لئے مبالغہ آمیز دعوؤں کی ممانعت کے لیے دفعات کی فہرست دی گئی ہے، جو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔حکم میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ ریاستی حکومتوں کے ذریعے مجاز گزیٹیڈ افسران کو کسی بھی احاطے میں داخل ہونے، تلاشی لینے، مبینہ گمراہ کن یا غلط اشتہارات سے متعلق کسی بھی ریکارڈ کو جانچنے یا ضبط کرنے، اور ناکارہ ہونے کے معاملات کے خلاف کارروائی شروع کرنے کی اجازت دیتا ہے۔جموں وکشمیر سمیت **5** مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے معاملے میں، لیفٹنٹ گورنر یا منتظمین کو اب یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ افسران کو کارروائیوں کو انجام دینے کا اختیار دیں۔اس قانون میں ذیابیطس، موٹاپا اور کینسر سمیت **54** بیماریوں اور عوارض کے علاج کیلئے مخصوص ادویات کے اشتہارات پر پابندی ہے۔ یہ بیماریاں ایکٹ کے ممنوعہ شیڈول کے تحت آتی ہیں۔قانون کمپنیوں کو ان حالات کے علاج کے طور پر ادویات کی تشہیر یا مارکیٹنگ سے منع کرتا ہے۔حکم میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی ایسی دوا کا حوالہ دینے والے کسی اشتہار کی اشاعت میں حصہ نہیں لے گا جو قانون میں بیان کردہ کسی بھی بیماری، عارضے یا حالت کی تشخیص،علاج،تخفیف،علاج یا روک تھام کے لیے اس دوا کے استعمال کی تجویز کرتا ہو یا اس کا حساب کتاب کرتا ہو۔(ایجنسیاں)

105

بھال کے شعبے میں صنعتی رہنماؤں کو ایک لچکدار معاشرے کی تشکیل کے لیے عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے پر توجہ دینی چاہیے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے سرینگر میں میرز ہیلتھ کیئر ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔اس موقعہ پر انہوں نے روشنی ڈالی کہ صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے میں نجی سرمایہ کاری پائیدار قومی ترقی اور معاشرے کے لیے لائف لائن کی بنیاد ہے۔ لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ’’صحت کی دیکھ بھال مستحکم، متحرک اور خوشحال معاشرے کی تعمیر کی بنیاد ہے۔صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں صنعت کے رہنماؤں کو ایک لچکدار معاشرے کی تشکیل کے لیے عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔‘‘ اس موقعہ پر مینیجنگ ڈائریکٹر میرز گروپ؛ ڈاکٹر درخشاں اندرابی، چیئرپرسن، جموں و کشمیر وقف بورڈ، انشول گرگ صوبائی کمشنر کشمیر اور دیگران بھی موجود تھے

-

107

آر ایف کی کوئیک رسپانس ٹیم کے ساتھ مل کر جہلم میں متعدد مقامات پر پانی کے اندر وسیع تلاشی کارروائیاں کیں۔ تاہم مسلسل کوششوں کے باوجود اس وقت نعش نہیں مل سکی۔اسی دوران نعش ملنے کی امیدیں گزشتہ دنوں اس وقت جگمگا اٹھی جب مقامی لوگوں نے ریت نکالنے کے دوران شوکت احمد شیخ کا ایک پیر ریت سے برآمد کرلیا جس کے بعد دوبارہ سے بازیابی آپریشن شروع کردیا گیا۔اسی دوران علاقے کی فضا سوموار کی صبح اس وقت سوگوار ہوئی جب سوموار کو مقامی لوگوں نے دریا میں لاش دیکھی اور حکام کو اطلاع دی جس کے بعد اسے نکال لیا گیا۔مقامی باشندوں نے بتایا کہ لاپتہ ہونے والے شہری کی نعش سوموار کی صبح جائے حادثہ کے قریب دریا کے کنارے سے دیکھی گئی اور اسے بازیافت کیا گیا۔اسی دوران جونہی نعش آبائی علاقے میں پہنچائی گئی تو وہاں صف ماتم بچھ گئی۔خواتین سینہ کوبی کرتی ہوئی دیکھی گئی جبکہ علاقے کی فضا ہر طرف سوگوار نظر آئی ۔اسی دوران جونہی نعش آبائی علاقے میں پہنچائی گئی تو وہاں صف ماتم بچھ گئی ۔خواتین سینہ کوبی کرتی ہوئی دیکھی گئی جبکہ علاقے کی فضا ہر طرف سوگوار نظر آئی۔

108

کی جبکہ تعلیمی اداروں کے سربراہان نے بذریعہ ورچیول موڈ میٹنگ میں حصہ لیا۔میٹنگ کو سرگرمیوں کا شیڈول تیار کرتے ہوئے بتایا گیا کہ بیداری سے متعلق متعدد سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی جن میں ریلیاں، مباحثے، مصوری مقابلے، کوئز، نعرہ نویسی کے مقابلے، ویب ناروں اور قومی یوم رائے دہندگان کا حلف شامل ہیں۔ان سرگرمیوں میں ضلع، سب ڈویژن اور تحصیل سطح پر کالج اور سکول کے طلبأ کو شامل کیا جائے گا تاکہ رائے دہندگان میں بیداری پیدا کی جاسکے ۔ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر نے عوامی شرکت کی زیادہ سے زیادہ اہمیت پر زور دیتے ہوئے بالخصوص نئے رائے دہندگان پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ایک وسیع بیداری مہم شروع کرنے کے لئے کہا۔اُنہوں نے اُفسران پر زور دیا کہ وہ قومی یوم رائے دہندگان کی تقریبات کو کامیاب اور پُرجوش بنانے کے لئےلگن،ہم آہنگی اور عزم کے ساتھ کام کریں۔

109

حملوں، آئندہ بجٹ، دیگر ریاستوں کی جیلوں میں جموں وکشمیر کے قیدیوں کی حالت کے علاوہ دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔(پی ٹی آئی)

110

تک جاری رہا۔حکام نے بتایا کہ فوجی ہیلی کاپٹروں کو سروس میں استعمال کیا گیا کیونکہ سیکورٹی فورسز نے پیر کو کشتواڑ ضلع میں تلاشی اور محاصرے کی کارروائی دوبارہ شروع کی تاکہ دہشت گردوں کے ایک گروپ کا پتہ لگایا جاسکے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ علاقے کے بالائی علاقوں میں چھپے ہوئے ہیں۔گھنے جنگلات والے علاقے میں کنگھی کرنے کیلئے ڈرونز اور سونگھنے والے کتوں کا استعمال کیا جارہا ہے، جبکہ فوج کے ہیلی کاپٹر آپریشن زون پر فضائی نگرانی کو برقرار رکھنے کیلئے پروازیں کررہے ہیں۔حکام نے بتایا کہ دہشت گردوں سے کوئی تازہ رابطہ نہیں ہوا۔فوج کی جموں میں قائم وائٹ نائٹ کور نے اتوار کو ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا تھا کہ جموں وکشمیر پولیس کے ساتھ جاری مشترکہ انسداد دہشت گردی مشقوں کے ایک حصے کے طور پر کیئے گئے تلاشی آپریشن کے دوران، چھترو کے شمال مشرق میں، سونار کے جنرل علاقے میں سیکورٹی فورسز دہشت گردوں کے ساتھ رابطے میں آئیں۔حکام نے بتایا کہ زخمی فوجیوں میں سے ایک، حوالدار گجیندر سنگھ نے **18** اور **19** جنوری کی درمیانی رات کو جموں کے ایک فوجی اسپتال میں علاج کے دوران آخری سانس لی۔فوجیوں کی غیر معمولی پیشہ ورانہ مہارت اور چیلنجنگ خطوں اور حالات میں دشمن کی گولی باری کا جواب دیتے ہوئے عزم کی تعریف کرتے ہوئے فوج نے کہا،کہ گھیرے کو تقویت دینے کے لیے اضافی فورسز کے ساتھ آپریشن جاری ہے، جس کی مدد سول انتظامیہ اور سیکیورٹی ایجنسیوں کے ساتھ قریبی تال میل سے حاصل ہے۔پوسٹ میں کہا گیا کہ جنرل آفیسر کمانڈنگ، وائٹ نائٹ کور اور تمام رینک اسپیشل فورسز کے حوالدار گجیندر سنگھ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جنہوں نے جاری آپریشن تراشی **1** کے دوران سنگ پورہ کے علاقے میں انسداد دہشت گردی آپریشن کو بہادری سے انجام دیتے ہوئے عظیم قربانی دی۔پوسٹ میں کہا گیا کہ سیکورٹی فورسز جموں اور کشمیر پولیس کیساتھ جاری مشترکہ انسداد دہشت گردی مشقوں کے ایک حصے کے طور پر کئے گئے تلاشی آپریشن کے دوران چترو کے شمال مشرق میں واقع سونار کے جنرل علاقے میں دہشت گردوں کے ساتھ رابطے میں آئیں۔یہ انکاؤنٹر اس سال جموں خطے میں سیکورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان ہونے والی تیسری لڑائی ہے۔پچھلے تصادم بالترتیب **7** اور **13** جنوری کو کٹھوعہ ضلع کے بلاور علاقے میں کہوگ اور نجوٹ کے جنگلات میں ہوئے تھے۔گزشتہ سال **15** دسمبر کو ادھم پور ضلع کے مجلتا علاقے کے سوان گاؤں میں دہشت گردوں کے ساتھ تصادم میں ایک پولیس افسر مارا گیا تھا۔گھنے جنگلوں اور تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ انکاؤنٹر گزشتہ سال دسمبر میں جموں خطہ کے جنگلاتی پٹی میں شروع کیے گئے ایک بڑے انسداد دہشت گردی آپریشن کے بعد ہوئے تھے جس میں تقریباً **3** درجن چھپے ہوئے دہشت گردوں کا صفایا کیا گیا تھا۔عہدیداروں نے بتایا کہ پاکستان میں مقیم ہینڈلرز کی جانب سے خطے میں مزید دہشت گردوں کو دھکیلنے کی مایوس کن کوششوں کے بارے میں انٹیلی جنس معلومات کے درمیان پرامن تقریبات کو یقینی بنانے کے لیے یوم جمہوریہ کے موقع پر کارروائیوں کو مزید تیز کردیا گیا ہے۔(ایجنسیاں)

از دفتر نائب تحصیلدار سرکل گوگجی باغ سرینگر تحصیل ساؤتھ
عنوان: درخواست منجانب مختار الحسن بٹ ولد غلام حسن بٹ ساکنہ راجباغ زیرو برج بمراد حصول وارث جائز سرٹیفکیٹ بوجہ فوتگی زوجہ بابت حصول بنک پر پڑ وحیدہ زوجہ مختار الحسن بٹ بتحریر 23/11/20225

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اسکی زوجہ متوفیہ وحیدہ مورخہ 23/11/2025 کو فوت ہوئی ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں وارث جائز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ متوفیہ	پیشہ	کیفیت
مختار الحسن بٹ ولد غلام حسن	۵۵	شوہر	پرائیوٹ کام	
صالحہ جان دختر۔۔۔	۲۷	دختر	زیر تعلیم	
صباجان دختر۔۔۔	۲۴	--	...	
ماریہ جان دختر۔۔۔	۲۳	--	...	

اس کے علاوہ اور کوئی افراد کنبہ نہیں ہے۔قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ تین دن کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوگجی باغ

از عدالت ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول عیدگاہ
عنوان: درخواست از جانب غلام نبی لون ولد مرحوم عبدالاحد لون ساکنہ باغات شورہ سرینگر بغرض حصول ڈیتھ سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اسکا والد مرحوم عبدالاحد لون ولد عبدالرحمان لون ساکنہ باغیات شورہ سرینگر مورخہ 27/10/1978 کو فوت ہوا ہے۔اس نسبت سائل غلام نبی لون ولد مرحوم عبدالاحد لون ساکنہ باغیات شورہ سرینگر اپنے والد کی فوتیدگی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ تین دن کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار عیدگاہ

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE PEER AJAZ

1.SYED FIDA HUSSAIN NAQASHBANDI S/O SYED MUSTAFA NAQASHBANDI
R/O BRANE NISHAT SRINAGAR
[CAVEATORS]

Versus
Public at Large
...Non-Caveator's

In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the c aveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this H on'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may b e provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petitio n/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

PUBLIC NOTICE
I ADEEBA BILAL HAS WRONGLY MENTIONED IN MY PASSPORTAS MY NAME AS BHAT ADEEBA BILAL INSTEAD ADEEBA BILAL AND ADDRESS HAS BEEN WRONGLY MENTIONED OLD ADDRESS NEW COLONY BATAMALOO SRINAGAR NOW PRESENT IS MOMIN ABAD LANE NO. 09 BATAMA LOO SRINAGAR IF ANY

Government of Jammu and Kashmir

Office of The Executive Engineer

PWD (R&B) Division Tangmargt

Subject:- Extension Notice

Ref: This office E-NIT No. 119/ R&B Tangmarg of 2025-26 issued vide this office endorsement No. R&B / Divn./ Tang/ 6942-52 Dated:- 03-01-2026

The tenders invited vide this office e-NIT No. referred above scheduled to be received by the undersigned on 19-01-2026 upto 4 PM is hereby extended upto 27-01-2026 upto 4 PM The Tenders will be opened on 28-01-2026 at 11:00 AM

All other terms and Conditions will remain same as already advertised

DIPK-10164-25

Sd/- Executive Engineer
R&B Division Tangmag

C **Dated:- 19-01-2026**

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR

Office Of The Child Development Project Officer Poshan Project Keller

CORRIGENDUM

In Continuation to Advertisement Notice No:- CDPOS/POSHAN/KEL/ADV/2025 26/490-503 Dated:- 29-12-2025 issued for the selection of Sanginis (Anganwadi workers) and Sahayikas (Anganwadi Helpers) which was published in different daily newspapers, it is hereby notified for the information of all concerned that the eligibility condition regarding age shall read as under:

Age Eligibility: The Age of the candidate shall be reckoned as on 01-01-2025 and must be not less than 18 years and not more than 37 years on the said cut-off date. All other terms and conditions mentioned in the original advertisement notice shall remain unchanged.

Sd/-Child Development Project Officer
Poshan Project Keller

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR

Office Of The Child Development Project Officer Poshan Project Shopian

CORRIGENDUM

In Continuation to Advertisement Notice No:- CDPO/SPN/ADV/2025-26/2191-2203 Dated: 31-12-2025 issued for the selection of Sanginis (Anganwadi workers) and Sahayikas (Anganwadi Helpers) which was published in different daily newspapers, it is hereby notified for the information of all concerned that the eligibility condition regarding age shall be read as under:

Age Eligibility: The Age of the candidate shall be reckoned as on 01-01-2025 and must be not less than 18 years and not more than 37 years on the said cut-off date. All other terms and conditions mentioned in the original advertisement notice shall remain unchanged.

DIPK-10158-25
E **Dated:- 19-01-2026**

Sd/-Child Development Project Officer
Poshan Project Shopian

روزانہ بلیو بیری کھانے سے ڈیمنشیا کا خطرہ کم ہو جاتا ہے

بلیو بیری کی کچھ مقدار روزانہ کھانے سے الزائیمر اور ڈیمنشیا کے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے

سنسنائی: جامعہ سنسنائی کی ایک تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ وسط (مڈل) عمر کے لوگ اگر روزانہ بلیو بیری کی کچھ مقدار باقاعدگی سے کھائیں تو اس سے آگے چل کر اکتسابی اور دماغی کیفیات میں کمی کے عمل کو سست کیا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں رضا کاروں کی ایک چھوٹی سی تعداد پر لگ بھگ 12 ہفتے تک آزمائش کی گئی ہے اور اس کے مفید نتائج سامنے آئے ہیں۔ جامعہ سے وابستہ رابرٹ کریکوریلن کئی برس سے بلیو بیری کے اثرات پر تحقیق کر رہے ہیں۔ اب انہوں نے یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ آیا درمیانی عمر کے افراد کو بلیو بیری یا اس کے اہم اجزا کی سپلیمنٹ کھلائی جائے تو اس کی دماغی کیفیت اور اس سے وابستہ امراض پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟ ڈاکٹر رابرٹ کے مطابق الزائیمر اور ڈیمنشیا جیسے خوفناک امراض عمر کے ساتھ ساتھ بڑھ سکتے ہیں۔ اس سے قبل بھی دماغی اور اکتسابی صلاحیت کو بڑھانے میں بلیو بیری کے کئی فوائد سامنے آچکے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خواہ اس کی چھوٹی ہی مقدار کیوں نہ ہو، اسے روزمرہ غذا کا حصہ ضرور بنایا جائے۔ سائنسدانوں نے 50 سے 65 سال کے 33 افراد کو اس سروے میں شامل کیا جو موٹاپے کی جانب گامزن تھے۔ سب سے بڑھ کر انہیں اکتسابی زوال اور یادداشت میں کمی کی شکایت بھی تھی۔ شرکا کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے 12 ہفتوں تک ایک گروپ کو بلیو بیری پاؤڈر دیا گیا اور دوسرے گروہ کو فرضی دوا کا پاؤڈر کھلایا گیا۔ شروع اور بعد میں تمام شرکا کے خون میں کئی میٹابولک (استحالہ) بایومارکر معلوم کیے گئے اور تحقیق کے آخر میں بھی ان کا جائزہ لیا گیا۔ ڈاکٹر رابرٹ کے مطابق جن افراد نے بلیو بیری کا سفوف استعمال کیا ان کی اکتسابی اور دماغی کیفیات دیگر کے مقابلے میں نمایاں طور پر بہتر ہوئی جس کا اشارہ خون ٹیسٹ اور بایو مارکر سے بھی ملا تھا۔ دوسرا اہم فائدہ یہ تھا کہ ان کے بدن میں انسولین کی مقدار بھی اچھی طرح پروان چڑھی۔ یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلیو بیری سے نہ صرف ڈیمنشیا اور الزائیمر کا عمل رک سکتا ہے۔

MNN

ویڈیو گیمز سے بچوں کی ذہانت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، تحقیق

اسٹاک ہوم: عموماً والدین اس بات پر ناگواری کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کے بچے گھنٹوں تک کمپیوٹر یا ٹی وی اسکرین کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں، کچھ والدین کو یہ فکر بھی لاحق ہوتی ہے کہ ایسا کرنا ان کے بچوں کو کند ذہن کر سکتا ہے۔ لیکن ایک نئی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ ویڈیو گیمز کا اوسط وقت سے تھوڑا زیادہ کھیلا جانا بچوں کی ذہانت بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے۔ سویڈن کے کیرولنسکا انسٹی ٹیوٹ کے محققین نے ایک تحقیق میں یہ مطالعہ کیا ہے کہ کس طرح امریکی بچوں کے اسکرین سے متعلق عادات کا تعلق ان کی وقت کے ساتھ ابھرتی ہوئی سمجھ بوجھ کی صلاحیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ تحقیق میں انہیں معلوم ہوا کہ جن بچوں نے ویڈیو گیمز کھیلنے میں اوسط وقت سے زیادہ وقت گزارا ان میں اوسط وقت گزارنے والے بچوں سے زیادہ ذہانت کا اضافہ ہوا جبکہ ٹی وی دیکھنے یا سوشل میڈیا کا کوئی مثبت یا منفی اثر سامنے نہیں آیا۔ محققین کی جانب سے کی گئی اس تحقیق کے نتائج سائنٹفک رپورٹ نامی جریدے میں شائع کیے گئے ہیں۔ بچوں کی اسکرینز کے سامنے زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی یہ عادت کس طرح ان کی صحت کو متاثر کر سکتی ہے اور آیا اس چیز کے سمجھ بوجھ کی صلاحیت پر کوئی مثبت یا منفی اثرات ہیں، یہ موضوعات ایک گرما گرم بحث ہیں۔ اس حالیہ مطالعے میں کیرولنسکا انسٹیٹیوٹ اور وریجے یونیورسٹی ایمسٹرڈم کے محققین نے اسکرین پر وقت صرف کرنے کی عادات اور ذہانت کے درمیان تعلق دیکھنے کے لیے مطالعہ کیا۔ امریکا کے 9000 سے زائد لڑکے لڑکیوں نے اس تحقیق میں شرکت کی۔ نو یا دس سال کی عمر کے بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کی پیمائش کے لیے کئی نفسیاتی ٹیسٹ لیے گئے۔ بچوں اور ان کے والدین سے یہ پوچھا گیا کہ وہ کتنا وقت ٹی وی اور ویڈیوز دیکھنے، ویڈیو گیم کھیلنے اور سوشل میڈیا پر صرف کرتے ہیں۔ دو سال بعد اس تحقیق میں شریک ہونے والے 5000 بچوں سے تھوڑی زیادہ تعداد کے بچوں کا دوبارہ جائزہ لیا گیا، جس میں ان کو وہی نفسیاتی ٹیسٹ دہرانے کے لیے کہا گیا۔ اس سے محققین کو یہ تجزیہ کرنے کا موقع ملا کہ کس طرح بچوں کی ایک ٹیسٹ کی دوسرے ٹیسٹ سے کارکردگی مختلف تھی۔

MNN

رواں سال 34 لاکھ امریکی جلد کے کینسر میں مبتلا ہو سکتے ہیں، رپورٹ

تقریباً 20 فی صد امریکی زندگی میں کسی نہ کسی موقع پر جلد کے سرطان میں مبتلا ہوتے ہیں

واشنگٹن: امیریکن کینسر سوسائٹی اور امیریکن سوسائٹی آف کلینیکل اونکولوجسٹ کی جانب سے پیش کیے گئے تخمینے کے مطابق سال 2022 میں تقریباً 34 لاکھ امریکی جلد کے سرطان میں مبتلا ہوں گے۔ بیماری میں مبتلا ہونے والے ان افراد کی بڑی تعداد (33 لاکھ) میں باسل خلیے ہوں گے جبکہ دیگر (99 ہزار 780) افراد میلینوما کی زد میں ہوں گے۔ میلینوما جلد کے سرطان کی ایک نایاب لیکن خطرناک قسم ہے۔ کینسر ماہرین کے اندازے کے مطابق میلینوما اس سال 7 ہزار 650 امریکیوں کی موت کا سبب بنے گا۔ کل اعتبار سے تقریباً 20 فی صد امریکی زندگی میں کسی نہ کسی موقع پر جلد کے سرطان میں مبتلا ہوتے ہیں۔ عورتوں کی نسبت مرد اس بیماری سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں لیکن خواتین عموماً مردوں کے مقابلے میں کم عمری میں اس بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جلد کا سرطان جلد کے رنگ کی تمیز کیے بغیر کسی کو بھی ہو سکتا ہے۔ امریکا میں جلد کا کینسر، کینسر کی سب سے عام قسم ہے لیکن اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اس سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ بیماری زیادہ تر الٹر وائلٹ شعاعوں کے زیادہ افشا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے، چاہے اس کا انکشاف سورج سے ہو یا کسی دوسرے مصنوعی ذریعے سے۔ الٹرا وائلٹ شعاعیں جلد کے خلیوں کو نقصان پہنچاتی ہیں، ایسے غیر معمولی خلیوں کا سبب بنتی ہیں جو ٹوٹتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں۔ جلد کے سرطان کی قسم اور اسٹیج کے حساب سے اس کا علاج مختلف ہوتا ہے لیکن علاج کا عام طریقہ کار کینسر زدہ ٹشوؤں کو کاٹ کر علیحدہ کر دینا یا ٹشو کو ختم کرنے کے لیے جما دینا ہے۔ تمام اقسام کی الٹرا وائلٹ شعاؤں کا انسانی جلد پر پڑنا، جلد کے سرطان تک لے جا سکتا ہے۔

MNN

پتے کی پتھری، پتے کے سرطان کی علامت بھی ہو سکتی ہے

پتے کے سرطان میں مبتلا افراد میں چھ ماہ سے ایک سال کے درمیان پتھری بننے کا خدشہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے

ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ پتے کی پتھری اور پتے کے سرطان کے درمیان ایک واضح تعلق موجود ہے اور یوں پتھریاں آگے چل کر سرطان کا تعلق بھی بیان کر سکتی ہیں۔ ایسے مریض جو پینکریاٹک ڈکٹل ایڈینوکارسینوما (پی ڈی اے سی) کے شکار ہوں ان میں چھ ماہ سے ایک سال کے اندر اندر پتے میں پتھریاں نمودار ہو سکتی ہیں۔ یعنی پتھریاں کینسر کی وجہ بن رہی ہیں اور کینسر بھی پتھریوں کو ظاہر کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ پی ڈی اے سی 90 فیصد واقعات میں ہلاکت خیز ہوتا ہے کیونکہ اس کی تشخیص بہت دیر میں ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ پتے میں پتھری کا ہر معاملہ ہی کینسر کو ظاہر کرے تاہم کینسر کی ابتدا ہوتے ہی پتے میں پتھری نمودار ہونے کے واقعات میں اضافہ ہو سکتا ہے اور یہ شرح دیگر کیفیات کے مقابلے میں پانچ سے چھ گنا زائد ہو سکتی ہے۔ بوسٹن میڈیکل سینٹر کی ماہر ڈاکٹر ماریانہ پپاگورج کہتی ہیں کہ پتے کے سرطان میں مبتلا افراد میں بچ جانے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں کیونکہ اس کی شناخت مشکل سے ہوتی ہے اور اس میں تاخیر بھی اموات کی وجہ بن رہی ہے۔ اس ضمن میں 2008 سے 2015 کے درمیان ڈاکٹروں نے پی ڈی اے سی کے 18 ہزار سے زائد کیس کا جائزہ لیا اور اسی ڈیٹا بیس میں موجود مزید 99 ہزار مریضوں سے اس کا موازنہ کیا۔ ابتدا میں پتے کے کینسر کی عام کیفیت یعنی پی ڈی اے سی کے شکار چار اعشاریہ سات فیصد مریضوں کے پتے میں پتھری بننے لگی تھی۔ اور ڈیڑھ فیصد افراد کا پتہ نکال دیا گیا تھا۔ اب جن افراد کو صرف پتھری ہوئی اور کینسر نہ تھا ان میں صرف اعشاریہ آٹھ فیصد لوگوں میں پتے میں کنکر بنے اور صفر اعشاریہ تین فیصد افراد کا ہی پتہ نکالا گیا۔ ماہرین کے خیال میں یہ ایک اہم پیشرفت ہے جسے پتے کے سرطان کی شناخت، بروقت علاج اور جان بچانے میں مدد مل سکتی ہے۔

MNN

عالمی یومِ فشارِ خون: بلڈ پریشر کم کرنے والی غذائیں

کئی غذائی اجزا بلڈ پریشر کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں

کراچی: پاکستان سمیت دنیا بھر میں عالمی یوم فشار خون یا ورلڈ ہائپر ٹینشن ڈے منایا جا رہا ہے۔ بلڈ پریشر کا مرض خاموش قاتل کہلاتا ہے اور یہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ تاہم ورزش، تمباکو نوشی سے گریز، غذائی احتیاط اور بعض غذاؤں کو معمول کا حصہ بنا کر بلڈ پریشر پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ 'خاموش قاتل' کے نام سے جانی جانے والی یہ کیفیت دل کے دورے اور فالج کی وجہ بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بلند فشار خون گردوں اور آنکھوں کے لیے خوفناک امراض کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔ اگرچہ پاکستان میں ایسے مریضوں کے اعداد و شمار کا شدید فقدان ہے۔ لیکن نیشنل ہیلتھ سروے کے 18 فیصد نوجوان اور 45 سال سے زائد عمر کے 33 فیصد افراد بلڈ پریشر کے کسی نہ کسی طرح کے عارضے میں گرفتار ہیں۔ تاہم تمباکو نوشی، ورزش اور بعض غذائیں کسی دوا کے بغیر بھی بلڈ پریشر کم کرنے میں انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

چقندر

اگر آپ شوگر کے مریض نہیں تو چقندر کا رس بلڈ پریشر کو کم کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ نارویجن ممالک میں لگ بھگ تین لاکھ افراد پر ایک سروے کیا گیا تھا۔ اس میں بلڈ پریشر کے ایسے مریضوں کا انتخاب کیا گیا جنہیں کسی قسم کی ذیابیطس لاحق نہ تھی۔ تمام شرکا کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا جن میں سے ایک گروہ کو نظر انداز کیا گیا اور دوسرے کو روزانہ ایک کپ چقندر کا رس دیا گیا۔ دسویں دن ہی بلڈ پریشر کے مریضوں میں افاقہ دیکھا گیا اور ان میں دس سے بیس یونٹ بلڈ پریشر کم ہونے لگا۔

کیلا

کیلا پوٹاشیم سے بھرپور ہوتا ہے۔ 100 گرام کیلے میں 358 ملی گرام پوٹاشیم موجود ہوتی ہے۔ پوٹاشیم کی خاصیت ہے کہ نہ صرف بلڈ پریشر کو اعتدال میں رکھتی ہے بلکہ بڑھے ہوئے بلڈ پریشر کو بھی کم کرتی ہے۔ پوٹاشیم ایک عنصر ہے جو خون کی رگوں کی اندرونی دیواروں کو پرسکون رکھتی ہے اور یوں کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح بلڈ پریشر کی سطح کم ہوتی ہے۔

ٹماٹر

ماہرین کہتے ہیں کہ ٹماٹر کا ایک گلاس رس پینا بلڈ پریشر معمول پر رکھنے کی سب سے بہتر قدرتی دوا ہے۔ ہیلتھ لائن نامی مشہور ویب سائٹ کے مطابق اس سے فشار خون کو قابو میں آسانی سے رکھا جا سکتا ہے۔ جاپانی ماہرین نے بعض افراد کو ایک سال تک روزانہ ٹماٹر کا ایک گلاس جوس پلایا جس میں نمک نہیں تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ بلڈ پریشر میں نمایاں کمی واقع ہوئی، کولیسٹرول کم ہوا اور یوں خون کی نالیوں میں پلاک بھرنے سے تنگی کا رجحان بھی کم ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ٹماٹر میں کئی اقسام کے پولی فینولز اور دیگر مرکبات موجود ہوتے ہیں۔

لہسن

برصغیر پاک و ہند میں عام استعمال کیا جانے والا لہسن 'جادوئی سبزی' بھی کہلاتا ہے۔ اس میں موجود ایک کیمیکل 'الیسین' کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے جو فشار خون کو قابو میں رکھتا ہے۔

MNN

خبردار! آپ کا خون پلاسٹک کے ذرات سے بھرا ہو سکتا ہے

پلاسٹک کے ذرات خون میں شامل ہو کر پورے جسم میں گردش کرتے ہیں، تحقیق

ایمسٹرڈیم: کھانا کھاتے وقت شاید ہی ایسا ہوتا ہو کہ کھانے میں پلاسٹک کا چھوٹا ٹکڑا ملا ہو، ایسا ٹکڑا جس کے نوالے کے ساتھ پیٹ میں چلے جانے کا امکان ہو اور پھر وہاں بھی وہ نظام ہضم کی گرفت سے بچ کر فضلہ بن جانے کے بجائے آنتوں کے ذریعے خون میں شامل ہو گیا ہو، پھر پورے جسم میں گشت کرتا پھرے اور انسانی زندگی کو خطرے میں ڈال دے۔ پلاسٹک روزمرہ کی اشیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز بنتا جا رہا ہے۔ یہ وہ خطرناک دیو ہے جو ہماری حسین اور رنگین دنیا کے صحت افزا ماحول کو نگل رہا ہے لیکن شاید کسی نے سوچا بھی نہ ہو گا کہ پلاسٹک کسی طرح ہمارے جسم میں داخل ہو کر خون کے ذریعے گھومتا پھرے گا اور جان جوکھوں میں ڈال دے گا۔ اور بات صرف یہاں تک ہی محدود رہتی تو بھی قابو کی جا سکتی ہے لیکن معاملہ ہوا میں تیرنے والے پلاسٹک کے مائکروسکوپک ذرات کا بھی ہے جنھیں ہم سانس کے ذریعے اپنے جسم میں داخل ہونے کی اجازت دے کر مہمان بناتے ہیں اور یوں نظام تنفس یا نظام ہاضمہ کے ذریعے پلاسٹک کے یہ ذرات پھیپھڑوں یا آنتوں سے گزر کر خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس بات کا انکشاف ہالینڈ کے محققین نے سائنسی جریدے مارچ انوائرمنٹ انٹرنیشنل میں کیا۔ تحقیقی مقالے میں کہا گیا ہے کہ عمومی طور پر پھیپھڑوں یا آنتوں میں داخل ہونے والا پلاسٹک تکنیکی طور پر جسم میں داخل نہیں ہوتا بلکہ وہیں مدافعتی یا ہاضمے کا نظام اسے ختم کر دیتے ہیں۔ پلاسٹک صرف اسی وقت جسم میں داخل ہو سکتا جب وہ کسی طرح خون میں شامل ہونے میں کامیاب ہو جائے۔ اس مقالے میں محققین کا کہنا تھا کہ انسانی خون کے نمونوں میں پلاسٹک کے ذرات کی موجودگی نے ہمیں حیران کر دیا۔ خون میں پلاسٹک کے یہ چھوٹے ٹکڑے پورے جسم میں گردش کرتے ہوئے کسی بھی حساس حصے جیسے دماغ یا دل تک پہنچ سکتے ہیں اور وہاں کسی شریان کو بلاک کر کے برین ہیمبرج یا دل کے دورے کا موجب بن سکتے ہیں۔ محققین کا مزید کہنا تھا کہ یہ چیز اس نئی دریافت کو تشویشناک بناتی ہے۔ مائیکرو پلاسٹک جسم کے مختلف نظاموں میں سوزش کا سبب بن سکتا ہے۔ علاوہ ازیں پلاسٹک کے بٹس میں زہریلے کیمیکل بھی ہو سکتے ہیں جو ہمارے ہارمون اور تولیدی نظام کو متاثر کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ کچھ جنگلی حیات میں دیکھا گیا۔ تحقیقی ٹیم میں شامل ماہرین کا کہنا ہے کہ خون میں خوردبینی پلاسٹک کے ذرات کو تلاش کرنا آسان نہیں ہے۔ انھیں صرف ایک خوردبین سے نہیں دیکھا جا سکتا لہٰذا ہم نے ایک کیمیائی نقطہ نظر لیا۔ ہم 22 بالغوں سے خون جمع کیا اور بڑے خلیات کو ہٹانے کے لیے نمونے پر کارروائی کی۔ اس سے ایک مائع رہ گیا۔ اس کے بعد 700 نینو میٹر (0.00003 انچ) سے بڑے ذرات کو فلٹر کیا۔ محققین نے انسانی خون کے نمونوں نے پولیمر کی تلاش کی جو پانچ مختلف قسم کے پلاسٹک بناتے ہیں۔ 17 لوگوں کے خون میں چار قسم کی پولیمر پائی گئیں۔ محققین کے مطابق ٹیسٹ شدہ خون کے ہر چار نمونوں میں سے ایک میں پولی تھیلین موجود تھا۔ یہ خاص طور پر عام پلاسٹک ہے جو شاپنگ بیگز اور بوتلوں سے لے کر کھلونے اور ٹکڑے ٹکڑے کی کوٹنگ تک مصنوعات کی بہت وسیع رینج میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ٹرائل میں حصہ لینے والے نصف لوگوں کے خون میں پی ای ٹی بھی پائی گئی جو کپڑوں اور پلاسٹک کی بوتلوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک تہائی سے زیادہ خون کے نمونوں میں پولیسٹیرین پائی گئی جو انسولیٹنگ فوم، کمپیوٹر کیسز، سائنسی لیب ویئر، پلاسٹک کے کانٹے اور بالوں کی کنگھی میں پایا جاتا ہے۔ محققین کے مطابق صرف ایک نمونے میں پولی میتھائل میتھکریلیٹ یا پی ایم ایم اے پایا گیا جو شفاف اور ہیٹ مولڈ پلاسٹک کے دانتوں کے کام میں استعمال ہوتا ہے۔

MNN

بنگلہ دیش کا آئی سی سی سے اپنا گروپ تبدیل کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان اور سری لنکا کی مشترکہ میزبانی میں ۷ فروری سے شروع ہونے والے آئی سی سی مینس ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے سلسلے میں جاری تنازع تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ بنگلہ دیش ہندوستان میں کھیلنے کیلئے تیار نہیں ہیاوراس نے آئی سی سی سے مطالبہ کیاہیکہ آئرلینڈ سے اس کا گروپ تبدیل کردیاجائے۔ بہر حال آئرلینڈ نے بھی واضح کردیاہیکہ اسے یقین دلایا گیاہیکہ عالمی کپ کے اس کے شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ آئی سی سی کے ساتھ سنیچر کو ہوئی ایک میٹنگ میں بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے تجویز پیش کی تھی کہ بنگلہ دیش اور آئرلینڈ آپس میں گروپ بدل لیں تاکہ بنگلہ دیش کے میچ سری لنکا میں ہوں۔ بورڈ نے دلیل دی کہ اس سے لاجسٹک تبدیلیاں کم سے کم ہوں گی۔ تاہم کرکٹ آئرلینڈ نے بنگلہ دیش کے ساتھ گروپ تبدیل کرنے کی تجویز کومکمل طور پر مسترد کردیا ہے جس کے بعد بی سی بی کے لیے صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ اس دوران کرکٹ آئرلینڈ نے واضح کیاہے کہ اس کی ٹیم کا شیڈول جوں کا توں رہے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹیم اپنے سبھی گروپ اسٹیج میچ سری لنکا کی راجدھانی کولمبو میں کھیلے گی۔ کرکٹ آئرلینڈ کے ایک اہلکار نے 'کرک بز' کو بتایا کہ ہمیں آئی سی سی کی طرف سے واضح یقین دہانی ملی ہے کہ ہم اصل شیڈول سے نہیں ہٹیں گے۔ ہم یقینی طور پر سری لنکا میں ہی گروپ اسٹیج میچ کھیلیں گے۔ اس بیان سے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کی امیدوں کو براہ راست دھچکا لگا ہے۔ بنگلہ دیشی حکومت نے ٹیم، مداح، میڈیا اور معاون عملے کی حفاظت کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا ہے۔

اے آر رحمان تنازعہ: پرینکا چوپڑہ کی بہن میرا نے رحمان کے بیان کا دفاع کیا

نئی دہلی (ایم این این): بالی ووڈ اور جنوبی ہند کی فلموں کے معروف موسیقار اے آر رحمان عموماً کسی بھی قسم کے تنازع سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، لیکن فی الحال وہ اپنے حالیہ بیانات کی وجہ سے خبروں میں ہیں اور سوشل میڈیا پر انہیں ٹرول کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بالی ووڈ انڈسٹری کے بارے میں متنازع بیان دیا اور انڈسٹری میں کام کے لحاظ سے امتیاز کی بات کہی۔ اس پر بحث چھڑ گئی ہے اور لوگ ان کے بیان کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ فلم انڈسٹری کے دیگر فنکار جیسے جاوید اختر، کنگنا رناوت اور شان سمیت کئی ستاروں نے بھی ان کے بیان پر ردعمل دیا ہے۔ اب پرینکا چوپڑہ کی کزن میرا چوپڑہ نے اس معاملے پر اپنے خیالات پیش کیے ہیں اور اے آر رحمان کے بیان کی حمایت کی ہے۔

آسٹریلیائی کھلاڑی کسی رعایت پر یقین نہیں رکھتے: سابق گیند باز رانا نوید الحسن

نئی دہلی (ایم این این): بگ بیش لیگ (بی بی ایل) کے دوران اسٹیو اسمتھ کی جانب سے بابر اعظم کو سنگل رن نہ دینے کا معاملہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ اس حساس موضوع پر پاکستان کے سابق کرکٹر نے خاموشی توڑی ہیاور موجودہ پاکستانی کھلاڑیوں کو نصیحت کی ہے۔ رانا نوید الحسن نے آسٹریلیائی کرکٹ کلچر کے حوالے سے اپنے تجربات کی روشنی میں اہم انکشافات کیے ہیں۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر جاری اپنے بیان میں رانا نوید الحسن نے کہا کہ بگ بیش لیگ میں طویل عرصہ کھیلنے کے تجربے نے مجھے یہ سکھایا کہ آسٹریلوی کرکٹرز انتہائی صاف گو اور پروفیشنل ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہاں کھلاڑیوں کے دلوں میں کسی بڑے نام کا کوئی خوف یا غیر ضروری رعب نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف کارکردگی اور صلاحیت پر یقین رکھتے ہیں۔ رانا نوید الحسن نے سڈنی سکسرز اور سڈنی تھنڈر کے میچ کے دوران پیش آنے والے واقعے کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا "جب آپ انٹرنیشنل اسٹارز کے ساتھ کھیلتے ہیں تو آپ کو آپ کے امپیکٹ (اثر) کے لحاظ سے پرکھا جاتا ہے۔ اسٹیو اسمتھ نے بابر اعظم کو اسٹرائیک نہ دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ آپ کو (بطور ٹی ٹوئنٹی پلیئر) کس نظر سے دیکھتے ہیں۔" سابق پاکستانی فاسٹ بالر نے پاکستان کے اسٹار بیٹرز کو آئینہ دکھاتے ہوئے کہا کہ دورِ حاضر کی جدید ٹی ٹوئنٹی کرکٹ بدل چکی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بابر اعظم اور محمد رضوان کو اس فارمیٹ میں اپنی اہلیت اور کھیل کے انداز پر دوبارہ سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ سڈنی سکسرز کی نمائندگی کرتے ہوئے اسٹیو اسمتھ نے ایک اوور کی آخری گیند پر بابر اعظم کے شاٹ پر رن لینے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ اس سے پہلے کچھ گیندڈاٹ کر چکے تھے جس پر بابر نے ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ آؤٹ ہونے کے بعد بابر اعظم اس قدر غصے میں تھے کہ انہوں نے باؤنڈری لائن پر اپنا بلہ مار کر احتجاج بھی ریکارڈ کرایا تھا۔ جس اوور کی آخری گیند پر اسمتھ نے بابر کو سنگل رن لینے سے منع کیا تھا، اسکے اگلے اوور میں اسمتھ نے ۳۲ رن بنائے تھے۔

کوہلی کی سنچری رائیگاں، نیوزی لینڈ نے ہندوستان میں پہلی بار یکروزہ سیریز جیت لی

نئی دہلی (ایم این این): نیوزی لینڈ نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ اندور کے ہولکر اسٹیڈیم میں کھیلے گئے سیریز کے تیسرے اور فیصلہ کن مقابلے میں ۴۱ رنز سے فتح حاصل کر کے نیوزی لینڈ نے نہ صرف یہ سیریز ۱-۲ سے جیت لی بلکہ ہندوستان میں پہلی بار ون ڈے سیریز بھی اپنے نام کر لی۔ مائیکل بریسویل کی قیادت میں کیوی ٹیم نے یہ کامیابی کین ولیمسن، میٹ ہنری اور مچل سینٹنر جیسے بڑے کھلاڑیوں کی غیر موجودگی کے باوجود حاصل کی۔ ۳۳۸ رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری ہندوستانی ٹیم کی شروعات خراب رہی۔ روہت شرما ۱۱ رن اور شبھمن گل ۲۳ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ وراٹ کوہلی نے ۱۰۸ گیندوں پر ۳ چھکوں اور ۱۰ چوکوں کی مدد سے ۱۲۴ رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ کوہلی کے ون ڈے کریئر کی یہ ۵۴ ویں سنچری ۹۱ ویں گیند پر مکمل ہوئی۔ کوہلی نے نتیش کمار ریڈی (۵۳) کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے ۸۸ رنز اور ہرشیت رانا (۵۲ رن) کے ساتھ ساتویں وکٹ کے لیے ۹۹ رنز کی اہم شراکت داری کی۔ ان دونوں شراکت داریوں نے ہندوستان کو فتح کی امید دلائی، جو وراٹ کے ۹ ویں وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوتے ہی ختم ہوگئی۔ ہندوستانی ٹیم ۴۶ اوورز میں ۲۹۶ رنز پر ڈھیر ہوگئی اور ۴۱ رنز سے میچ ہار گئی۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے زکری فاکس اور کرسٹن کلارک نے ۳-۳ وکٹ حاصل کیے جبکہ جائیڈن لینکس نے ۲ کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ کائل جیمیسن کے حصے میں ایک وکٹ آئی۔ ڈیرل مچل کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ نیوزی لینڈ نے ہندوستان کے خلاف تیسرے اور آخری ایک روزہ میچ میں ڈیرل مچل اور گلین فلپس کی شاندار سنچریوں کی بدولت مقررہ ۵۰ اوورز میں ۸ وکٹوں کے نقصان پر ۳۳۷ رنز کا بڑا اسکور کھڑا کر دیا ہے۔ کیوی بلے بازوں نے ہندوستانی بولرس کے خلاف جارحانہ کھیل پیش کر کے سیریز کے اختتام پر اپنی ٹیم کو مضبوط پوزیشن میں پہنچا دیا ہے۔ ہندوستان نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا جو آغاز میں درست ثابت ہوا۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم محض ۵ رنز کے مجموعی اسکور پر اپنے دونوں اوپنرز، ہنری نکولس (صفر) اور ڈیون کونوے (۵ رن) سے محروم ہوگئی۔ اس کے بعد ول ینگ (۳۰ رن) نے مچل کے ساتھ مل کر ٹیم کو سنبھالا، لیکن ۱۳ ویں اوور میں وہ بھی پویلین لوٹ گئے۔ ۵۸ رنز پر تین وکٹیں گرنے کے بعد ڈیرل مچل اور گلین فلپس نے ہندوستانی بولرس کے خلاف محاذ سنبھال لیا۔ ڈیرل مچل نے اپنا شاندار فارم جاری رکھتے ہوئے ۱۳۱ گیندوں پر ۱۳۷ رنز بنائے جس میں (۱۵ چوکے، ۳ چھکے) شامل تھے۔ مچل کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے فلپس نے ۸۸ گیندوں پر ۱۰۶ رنز کی طوفانی اننگز کھیلی (۹ چوکے، ۳ چھکے)۔ دونوں کے درمیان چوتھے وکٹ کے لیے ۲۱۹ رنز کی رفاقت قائم ہوئی، جو ہندوستان کے خلاف کسی بھی وکٹ کے لیے نیوزی لینڈ کی دوسری سب سے بڑی شراکت داری ہے۔ ایک موقع پر نیوزی لینڈ کا اسکور ۳۵۰ رن سے تجاوز کرتا دکھائی دے رہا تھا، لیکن ہندوستانی بولرس نے آخری اوورس میں عمدہ واپسی کی۔

روہت شرما نے ناکام رہنے کے باوجود اندور ون ڈے میں خاص ریکارڈ بنایا

نئی دہلی (ایم این این): روہت شرما نیوزی لینڈ کے خلاف تیسرے اور فیصلہ کن ون ڈے میچ میں بلے سے خاص کارکردگی نہیں دکھا سکے۔ تاہم، اندور کے ہولکر اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں انہوں نے ایک خاص سنچری کا ریکارڈ اپنے نام کر لیا اور سچن تینڈولکر کے کلب میں شامل ہو گئے۔ دراصل، روہت نے ہندوستان میں ون ڈے میچ کھیلنے کی سنچری مکمل کی۔ یہ ہندوستان میں ان کا ۱۰۰ واں ون ڈے مقابلہ تھا۔ ہندوستانی سرزمین پر سب سے زیادہ ون ڈے کھیلنے کا ریکارڈ سچن تینڈولکر کے نام ہے۔ روہت شرما ہندوستان میں ۱۰۰ ون ڈے کھیلنے والے پانچویں بلے باز بنے ہیں۔ اس میچ میں اترنے سے پہلے تک روہت شرما ہندوستان میں ۹۹ ون ڈے میچ کھیل چکے تھے۔ اندور میں وہ ہندوستان کی سرزمین پر اپنا ۱۰۰ واں ون ڈے کھیلنے اترے۔ تاہم، اس خاص میچ میں وہ بلے سے کمال نہیں دکھا سکے۔ اب تک ہندوستان میں کل ۱۲۰۶ کھلاڑیوں نے ون ڈے میچ کھیلے ہیں، لیکن روہت دنیا کے صرف چھٹے کرکٹر ہیں جنہوں نے سرزمین ہندوستان پر کم از کم ۱۰۰ ون ڈے میچ مکمل کیے ہیں۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ ون ڈے کھیلنے کا ریکارڈ مایہ ناز سچن کے نام ہے۔ تینڈولکر نے ۱۹۹۰ء سے ۲۰۱۱ء تک ملک میں ۱۶۴ ون ڈے میچ کھیلے۔ ان کے بعد فہرست میں ایم ایس دھونی ہیں، جنہوں نے ۱۲۰ ون ڈے کھیلے ہیں۔ وراٹ کوہلی (۱۳۰)، محمد اظہر الدین (۱۱۳) اور یوراج سنگھ (۱۱۱) تین دیگر کرکٹر ہیں جو اس فہرست میں شامل ہیں۔ ۳۳۸ رنز کے تعاقب میں ہندوستان کو روہت شرما سے ایک بڑی اننگز کی امید تھی، لیکن وہ صرف ۱۱ رنز ہی بنا سکے۔ انہوں نے دو چوکے لگا کر اچھی شروعات کی، لیکن پچھلے دو مقابلوں کی طرح اس بار بھی شروعات کو بڑی اننگز میں تبدیل نہیں کر پائے۔ ان کی اننگز صرف ۱۳ گیندوں کی رہی۔ جیکری فوکس نے روہت کا وکٹ لیا۔ روہت کرسچین کلارک کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔ روہت شرما کا اس ون ڈے سیریز میں بلہ خاموش رہا۔ شائقین کو امید تھی کہ ہٹ مین کے بلے سے رنز کی بارش ہوگی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ تاہم، تینوں ہی مقابلوں میں روہت کو اچھی شروعات ملی، مگر وہ بڑی اننگز نہیں کھیل سکے۔ پہلے مقابلے میں روہت شرما نے ۲۶ رنز کی اننگز کھیلی تھی، جس میں ہندوستان کو جیت ملی تھی۔

روہت شرما اور وراٹ کوہلی اگلے 6 ماہ تک ہندوستان کے لیے کوئی میچ نہیں کھیلیں گے

نئی دہلی (ایم این این): جب ہندوستانی کرکٹ ٹیم نیوزی لینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز کا آخری میچ کھیلنے اترے گی تو سب کی نظریں ایک بار پھر روہت شرما اور وراٹ کوہلی (رو-کو) پر ہوں گی۔ اب یہ دونوں صرف ون ڈے فارمیٹ میں کھیلتے ہیں۔ ہندوستانی ٹیم سال کی پہلی سیریز کھیلنے کے بعد اس فارمیٹ میں طویل وقفے کے بعد واپس آئے گی، اس لیے اپنی اسٹار جوڑی کو دیکھنے کے لیے شائقین کو انتظار کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اندور میں ہونے والا یہ میچ روہت اور کوہلی کے مداحوں کے لیے بہت اہم ہوگا۔ نئے سال کی شروعات ٹیم انڈیا نے نیوزی لینڈ کے خلاف تین میچوں کی ون ڈے سیریز کے ساتھ کی ہے۔ دو میچ ہو چکے ہیں اور اب شائقین آخری میچ کے لیے بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ کیوی ٹیم کے خلاف اس کے بعد ہندوستان کو چار میچوں کی ٹی ۲۰ سیریز کھیلنی ہے، لیکن روہت اور وراٹ نے اس فارمیٹ سے ریٹائرمنٹ لے لیا ہے۔ اس لیے سب کو یہ جاننا ہے کہ یہ جوڑی دوبارہ ہندوستانی ٹیم کی طرف سے کب کھیلنے آئے گی۔ روہت اور وراٹ کی اگلی سیریز کب ہوگی؟ نیوزی لینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز ختم کرنے کے بعد وراٹ کوہلی اور روہت شرما تقریباً چھ ماہ تک بین الاقوامی کرکٹ سے دور رہیں گے۔ وہ ۲۰۲۶ء کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ اور ۲۰۲۶ء آئی پی ایل کے بعد ہی ہندوستان کے لیے کھیلیں گے۔ جون میں افغانستان کی ٹیم تین ون ڈے میچوں کی سیریز کھیلنے کے لیے ہندوستان آئے گی، تب یہ دونوں دوبارہ شائقین کے سامنے کھیلیں گے۔ اس بات کا انحصار کافی حد تک سلیکٹرز کے فیصلے پر ہوگا کہ وہ انہیں کھیلنے کا موقع دیتے ہیں یا آرام دیتے ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ ہندوستان کو افغانستان کے بعد جولائی میں انگلینڈ کے دورے پر جانا ہے، جہاں تین ون ڈے میچوں کی سیریز کھیلی جائے گی۔ پھر ستمبر میں ہندوستان کو بنگلہ دیش جا کر سیریز کھیلنی ہے، لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر یہ سیریز کھیلنا مشکل لگ رہا ہے۔ ستمبر میں ہی ہندوستانی ٹیم ویسٹ انڈیز کا دورہ کرے گی، جہاں تین ون ڈے میچوں کی سیریز متوقع ہے۔ اس کے بعد اکتوبر-نومبر میں نیوزی لینڈ کا دورہ ہوگا۔

آسٹریلین اوپن: ترکی کی زینب سونمیز کا تاریخی کارنامہ

نئی دہلی (ایم این این): کوالیفائر کھلاڑی زینب سونمیز نے آسٹریلین اوپن میں تاریخ رقم کر دی ہے۔ انہوں نے ایک اعصاب شکن مقابلے میں نمبر ۱۱ سیڈ ایکاتیرینا الیگزینڈروا کو ۵-۷، ۶-۴، ۶-۴ سے ہرا کر نہ صرف اپنے کیریئر کی بڑی کامیابی حاصل کی، بلکہ وہ اوپن ایرا میں آسٹریلین اوپن کا میچ جیتنے والی ترکی کی پہلی خاتون کھلاڑی بھی بن گئی ہیں۔ ۲ گھنٹے اور ۳۷ منٹ تک جاری رہنے والا یہ مقابلہ کسی فلمی منظر سے کم نہ تھا۔ سونمیز ایک موقع پر ۲-۵ سے پیچھے تھیں، لیکن انہوں نے لگاتار سات گیمز جیت کر پہلا سیٹ ۷-۵ سے اپنے نام کیا۔ سونمیز نے برتری حاصل کی لیکن الیگزینڈروا نے تجربے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے واپسی کی اور سیٹ جیت کر مقابلہ برابر کر دیا۔ تیسرے سیٹ میں سونمیز ۰-۳ سے پیچھے ہونے کے باوجود ہمت نہ ہاریں اور آخری سات میں سے چھ گیمز جیت کر الیگزینڈروا کو ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا۔ ٹینس کورٹ پر اس وقت ایک جذباتی منظر دیکھنے کو ملا جب دوسرے سیٹ کے اختتام پر امپائر کی کرسی کے قریب ایک بال کڈ بے ہوش ہوگئی۔ زینب سونمیز نے میچ کی پروا کیے بغیر سب سے پہلے اس بچی کی مدد کی اور اسے سہارا دے کر سایہ دار جگہ پر بٹھایا۔ ان کے اس عمل کو اسٹیڈیم میں موجود تماشائیوں نے کھڑے ہو کر سراہا۔ ۲۳ سالہ سونمیز ترکی کی دوسری خاتون کھلاڑی ہیں جنہوں نے آسٹریلین اوپن کے مین ڈرا تک رسائی کی تھی، لیکن وہ فتح حاصل کرنے والی پہلی کھلاڑی بن گئی ہیں۔

کنگنا رناوت کی اے آر رحمان پر شدید تنقید، موسیقار کو 'متعصب اور نفرت انگیز' قرار دیا

نئی دہلی (ایم این این): کمپوزر اے آر رحمان نے حالیہ انٹرویو میں کئی ایسے بیانات دیے، جن سے تنازع کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے "چھاوا" کو بانٹنے والی فلم کہا، جس پر اب کنگنا رناوت کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے رحمان کی باتوں پر کئی دعوے کیے ہیں۔ آسکر جیتنے والے میوزک کمپوزر اے آر رحمان پر ان دنوں مشکلات کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ ان کے نئے انٹرویو نے ہر طرف ہلچل مچا دی۔ رحمان نے بالی ووڈ میں کام کی کمی سے لے کر "چھاوا" جیسی بلاک بسٹر فلم پر متنازع بیان دیا، جس سے کئی لوگوں کو تکلیف پہنچی۔ رحمان کے بیان سے برہم عوام اے آر رحمان نے بی بی سی کو دیے جانے والے انٹرویو میں کہا کہ "چھاوا" میں کچھ ایسے پہلو تھے،

این سے ینگ نے اپنی بادشاہت برقرار رکھی، لن چون ای نے مردوں کا خطاب جیتا

نئی دہلی (ایم این این): دفاعی چیمپئن اور دنیا کی نمبر ون کھلاڑی این سے ینگ نے انڈیا اوپن ۲۰۲۶ء میں خواتین کے سنگلز کا خطاب جیت کر اپنی برتری ثابت کر دی ہے، جبکہ مردوں کے زمرے میں تائپے کے لن چون ای نے بڑا الٹ پھیر کرتے ہوئے ٹرافی اپنے نام کر لی۔ کوریا کی این سے ینگ نے پورے ٹورنامنٹ میں ایک بھی گیم ہارے بغیر فائنل تک رسائی حاصل کی تھی۔ فائنل میں ان کا سامنا چین کی وانگ ژی ای سے تھا۔ ۲۳ سالہ این سے ینگ نے بہترین نیٹ کھیل اور جارحانہ شاٹس کے ذریعے چینی کھلاڑی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ فتح کے بعد انہوں نے کہا کہ ان کی توجہ زیادہ اٹیکنگ کھیلنے پر تھی۔ ... میں ۱۵-۱۸ کے اسکور پر پیچھے ہونے کے باوجود مسلسل ۵ پوائنٹس جیت کر فتح سمیٹی۔ مکسڈ ڈبلز کا فائنل سب سے سنسنی خیز رہا ... کی جوڑی نے دوسرے گیم میں چار میچ پوائنٹس بچا کر شاندار واپسی کی ... چین نے ڈبلز مقابلوں میں اپنی دھاک بٹھاتے ہوئے مردوں اور خواتین دونوں کے ٹائٹلز اپنے نام کیے۔ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا کے زیر اہتمام منعقدہ اس ایونٹ نے دہلی کے شائقین کو عالمی معیار کا کھیل دیکھنے کا موقع فراہم کیا۔ نئی دہلی میں کھیلے جا رہے انڈیا اوپن سپر ۷۵۰ ٹورنامنٹ کے دوران اس وقت سنسنی پھیل گئی جب ... کھیل کو اچانک روکنا پڑا ... اس واقعے کے فوراً بعد کھیل کو روک دیا گیا اور ... جانچ شروع کر دی گئی۔ یہ واقعہ جس وقت پیش آیا ... مقابلہ جنوبی کوریا کی جوڑی ... کے درمیان جاری تھا۔ جب ... گیا اور کچھ دیر بعد کھیل دوبارہ شروع ہوا۔

آسٹریلین اوپن 2026ء: ایلسا جیکموٹ کا تاریخی الٹ پھیر

نئی دہلی (ایم این این): فرانس کی ۲۰ ویں نمبر کی غیر معروف کھلاڑی ایلسا جیکموٹ نے آسٹریلین اوپن میں سب کو اس وقت حیران کر دیا جب انہوں نے نمبر ۲ سیڈ مارتا کوسٹیوک کو ایک ناقابل یقین مقابلے کے بعد شکست دے کر ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا۔ یہ مقابلہ ٹینس کی تاریخ (اوپن ایرا) کا پہلا میچ بن گیا ... (تینوں سیٹ ٹائی بریکر پر ختم ہونے کے پر) ... فتح ہوا۔ ایلسا جیکموٹ ایک موقع پر پہلا سیٹ ہارنے کے بعد دوسرے سیٹ میں بھی ۳-۵ سے پیچھے تھیں، لیکن انہوں نے شاندار ہمت کا مظاہرہ کیا اور مقابلہ ۶-۷، ۷-۶، ۷-۶ ... ۱۳ منٹ (میزبان کا اپنا نام) ... سب سے طویل لیا۔ ... جیکموٹ نے ... کے ساتھ ... وفاق ... کے سامنے اب مزید ... آئیں گی۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,